

حضرة المرجع الزعيم آية الله العظمى الامام المصلح
الحاج الميرزا حسن الخائري الاعقابي
ادام الله ظله العالی



بنوار العقائد

عبد نشر و اشاعت درس قائم آل محمدؑ پوسٹ بکس ۵۷ روپنڈی چکوال



مرجع عالیقدر آیتہ اللہ العظمیٰ الامام المصلح الحاج
المیرزا حسن الحائری الاحقاق مدظلہ العالی



عماد العلماء والمتكلمين علامه الشيخ
محمد لطيف نجفی مدظلہ العالی



شمس العلماء علامہ آغا السید
محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی مدظلہ العالی

انوار العقائد

تقديم

حضرت شمس العلماء آغا السيد محمد ابوالحسن
الموسوي المشهدي مد ظله العالي

الاهراء

الى

المرجع الزعيم سيد الفقهاء المجتهدين
آيسته الله العظمى الامام المصلح

الحاج الميرزا حسن الحائري الاحقائي

ادام الله ظله العالى

من المؤلف

آغا السيد محمد ابوالحسن الموسوي الشهدى

ابتدائیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمین وصلى الله على سيدنا ومولانا محمد
وآله الطيبين الطاهرين ولعنة الله على اعدائهم غاصبي
حقوقهم ناصبي شيعتهم ومنكري فضائهم و
مبغضي مواليتهم من الجن والانس من الاولين والآخرين
الى يوم الدين .

اما بعد

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا قُرًى
ظَاهِرَةً وَفَلَدَرْنَا فِيهَا السَّيْرَ سَيْرًا فِيهَا لَيَالٍ وَاَيَّامًا

آمِنِينَ ○ سورہ مبارکہ سبا آیت ۱۸

حضرت امام محمد باقر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں جن بصری نے عرض کی کہ
مولا آپ پر قربان جاؤں فرمائیں فرمائی ظاہر سے کیا مراد ہے۔
قال هم شيعتنا یعنی العلماء منهم

تفسیر البرهان جلد سوم ص ۲۱۸ مطبوعہ قم مقدسہ ایران

حضرت نے فرمایا اس ہمارے شیعہ در علم شیعہ میں تم ن کے پاس شب دروز آباد
ان کی طرف رجوع کرو تو کفر میں سے محفوظ رہو گے۔

حضرت حجتہ ابن العسکری علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:۔ خدا کی قسم وہ قوی نہیں
اللہ تعالیٰ نے بابرکت فرمایا وہ ہم میں اور قری ظاہرہ سے مراد تم لوگ ہو
الاکمال

حضرت بقیتہ اللہ الاعظم عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا فرمان واجب الازعان
انہم حجتی علیکم وانا حجة اللہ

اجتہاد طبری جلد دوم ص ۲۸۳ مطبوعہ مکتب الشریف

فقہاء عظام تم پر ہماری طرف سے حجت ہیں اور میں حجت خدا ہوں۔



باعث تالیف رسالہ ہذا

حضرت رہبر کبیر مرجع شعیان سلطان العلماء المجتہدین سید الفقہاء المتکلمین مولانا الاعظم
الاجل الاکرم آیت اللہ العظمیٰ الامام المصلح الحاخ میزاحن الحارثی الاحقاقی مدظلہ العالی علی
رؤس المومنین والمسلمین کی ذات والاصفات کسی تعارف کی محتاج نہیں آپ عصر حاضر کے
عظیم الشان مرجع تقلید اور مسلمانان عالم کے عظیم راہنما اور غریب و مسکین سادات و مومنین
کے علما و ماویٰ ہیں۔ آپ کی ذات مبارک اس در عظمت میں طالبان حق و صداقت
کے لئے مینار نور اور شمع ہدایت ہے دین مبین کی تبلیغ و ترویج اور حضرات محمد و آل محمد
علیہم الصلوٰۃ کے مقامات نورانیہ معززہ فضائل طاہرہ و باطنیہ کی نشر و اشاعت اور لا وینیت
کے خلاف جہاد ظہر من الشمس ہے۔

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

چونکہ مقصد دین و دیانت بالائے طاق رکھتے ہوئے عابدہ الناس کو حقیقی علماء
اعلام و مجتہدین سے مدد ملنے میں ہمدقت معارف ہیں اور خصوصاً مرجع عالیقدر ناشر فضائل
آل محمد صلاۃ الامام المصلح الاحقاقی دام ظلہ کے خلاف زہر فتانی کر رہے ہیں۔ لہذا ہم مومنین
کرام کو حقائق سے آگاہ کرنے کے لئے حضرت مرجع عالی قدر کی سیرت طیبہ اور خدمات
دینیہ کے مقلد جلیل القدر علماء کرام اور مجتہدین عظام کے بیانات شافیہ پیش کرنے
کی سعادت حاصل کر رہے ہیں تاکہ حقیقت بے غبار ہو جائے اور مزوران استعمار کی
سازشیں بے نقاب ہو جائیں۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انتب

قادم العلماء

السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی

حضرت المرجع الاعظم آیت اللہ العظمی الامام میرزا حسن الحائری الہدائی ادام اللہ ظلہ العالی علی رؤس المؤمنین

مولد شریف :- کربلا معلیٰ عراق

ولادت باسعادت :- ۲ محرم الحرام ۱۳۱۸ھ

خاندانہ علم و حکمت :- سرکارِ حجۃ الاسلام والمسلمین سلطان العلماء الشیخ
صدر الفقہاء والمجتہدین آیت اللہ العظمی الامام المصلح الساجد الحاج مرزا حسن الحائری الہدائی
ادام اللہ ظلہ العالی علی رؤس المؤمنین کا خاندانہ علم حکمت میں مشہور ہے اس مقدس
خاندان کے مقتدر علماء و فقہاء مرجع تقلید ہوتے ہیں جنہوں نے فقہ اہلبیت کے ساتھ
حضرات محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے فضائل ظاہر و باطنہ کی بھی بھرپور
نشر و اشاعت فرمائی جس سے علم و عرفان کی کرنوں نے اطراف عام کو منور کر دیا یہاں
ہم حضرت امام الہدائی دام ظلہ کے خاندان کا مختصر ذکر کرنے کی سعادت حاصل کر

رہے ہیں۔

والد گرامی: آپ کے والد محترم سرکار شیخ الفقہاء المجتہدین آیت اللہ فی العالمین

الامام الراعل الشیخ میرزا موسیٰ الحائری الکوئی اعلیٰ اللہ مقامہ صاحب احقاق الحق ۱۲۴۹ھ میں کربلا معلیٰ کی مقدس سرزمین پر متولد ہوئے آپ اپنے دور کے علیل القدر فقہیہ متکلم محقق اور مرجع تقلید تھے۔ آپ اپنے والد حضرت سلمان العمرطاب ثراہ کے بعد ان کی قائم مقامی میں حضرت الشہداء امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حرم اقدس و اعلیٰ میں امام الجماعت کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ آپ کا حلقہ تقلید سعودیہ عربیہ، البصرہ عراق، کویت، تبریز، میلان، غرود، تہران، گورگان، دستگیر، طہران، قوچان، اندر مشہد مقدس اور سمرقند و بخارا تک پھیلا ہوا تھا۔ آپ کا رسالہ علیہ عربی و فارسی میں نجف اشرف عراق اور تبریز ایران میں متعدد مرتبہ چھاپا آپ نے مختلف موضوعات پر قلم اٹھایا اور متعدد دگرگاہ بھاکتب البفہ تصنیف فرمائی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ کتاب البوارق

۲۔ کتاب تنزیہ الحق (فارسی) مطبوعہ تبریز (ایران) ۱۳۴۲ھ

۳۔ کتاب احقاق الحق طبع اول ۱۳۴۳ھ نجف اشرف

۴۔ کتاب العنادین (ناکمل)

۵۔ الفضول الغریبہ فی رد الصوفیۃ

۶۔ رسالہ فی جواب السوال من آیات فی العلم المکتوم

۷۔ رسالہ فی ان فرض الحلال عکس المشہور

۸۔ رسالہ فی الزماعات مفصلۃ

۹۔ رسالہ در جواب سوالات السید مصدق کشوان السکاظمی

۱۰۔ رسالہ در جواب مسائل ملا ابراہیم البعیر الکویتی

۱۱۔ رسالہ در جواب مسائل ملا ابراہیم البصیر الکویت

۱۲۔ رسالہ در جواب سوالات جناب عالم الفاضل الشیخ حسین الصحاف رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ رسالہ در جواب مسائل علامہ شیخ حسین الصحاف اعلیٰ اللہ مقامہ

۱۴۔ رسالہ در جواب مسائل خطیب علامہ ابراہیم بن ملا سلیمان الکویت

۱۵۔ رسائل در جواب مسائل مختلفہ

۱۶۔ ترجمہ کتاب اصول العقائد از علامہ کبیر سید کاظم رشتی اعلیٰ اللہ مقامہ

فہرست ماخوذ احقاق الحق طبع سوم مطبوعہ کویت

آپ کی تصنیف لطیف کتاب مستطاب احقاق الحق بہت مشہور ہے جس میں آپ نے حضرت اہلبیت علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مناقب نورانیہ و مقامات معنویہ بیان فرمائے ہیں جو در مختصرین میں سینف مسئلہ کا مقام رکھتی ہے ہم عنقریب اس کا اردو ترجمہ شائع کر رہے ہیں آپ کی ذفات حسرت آیات ۶۳ میں ہر فی اور کربلا معلیٰ میں دفن ہوئے عراق کے مشہور خطیب علامہ السید علی حین ہاشمی نے آپ کا مرثیہ اور قطعہ تاریخ لکھا۔

ودضوان بجلالہ نیادی

نوی موسیٰ بخان النعم

۱۳۶۲ھ

جد امجد :- آپ کے دادا بزرگ سرکار عمدۃ الفقہاء والمجتہدین رئیس العلماء النجفین میرزا محمد باقر اعلیٰ اللہ فی العالمین میرزا محمد باقر اعلیٰ اللہ مقامہ نذر اللہ مرقدہ کربلا معلیٰ کے مشاہیر اعلام اور اکابر مجتہدین میں سے تھے آپ کا آبائی وطن آذر باجان کا مشہور شہر تبریز ہے۔ آپ اسکو "نامی قریہ مبارک" میں متولد ہوئے ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے والد گرامی رئیس الفقہاء علامہ مرزا محمد سلیم قدس سرہ العزیز سے حاصل کرنے کے بعد حوزہ علمیہ تبریز میں آیت اللہ السید سلیمان العرجی طاب ثراہ کے سامنے ذالوے ادب سے کئے اور

بہر وہیں تکمیل اجتہاد فرمائی۔ ۱۲۷ھ میں آپ نجف اشرف تشریف لے گئے وہاں شیخ الفقہاء والمجتہدین آیت اللہ فی العالیین الشیخ مرتضیٰ انصاریؒ کے درس خارج میں شریک ہوئے اور فقہ و اصول میں ان کی تقریرات قلمبند فرمائیں۔ (یہ تقریرات آج بھی سرکار آیت اللہ الامام الاحقائی ادام اللہ ظلہ العالی کے خاندانی کتب خانہ میں موجود ہیں۔

سرکار آیت اللہ مرزا محمد باقر اسکوئی اعلیٰ اللہ مقامہ اپنے زہد و تقویٰ کی بڑلت سلطان العصر اولیس المعصر کے لقب سے یاد کئے جاتے تھے۔ آپ صاحب کرامت تھے آپ کی کرامات میں یہ مشہور ہے کہ جب نصف شب آپ نماز تہجد کے لئے مسافت سید الشہداء علیہ السلام کے حرم اقدس میں آتے تو اس وقت حرم مقفل ہوتا تھا لیکن جیسے ہی آپ آتے دروازہ خود بخود کھل جاتے تھے۔

اس مختصر سے خاندانی پس منظر کے بیان کے بعد اب ہم مرجع شیعہ عالم افتخار آیت اللہ العظمیٰ الامام الحاج میرزا حسن الحائری الاحقائی مدظلہ العالی کی سیرت طیبہ کے متعلق عرض کرتے ہیں۔

تحصیل علوم :- آپ نے ابتدائی تعلیم فخر الاسلام علامہ الشیخ علی خسروستہی طاب ثراہ سے حاصل کی پانچ برس میں قرآن مجید ختم کیا اور چھ برس کی عمر میں گنت سن سدی اور دیگر ابتدائی کتب پڑھیں پھر اپنے برادر بزرگ آیت اللہ مرزا علی الحائری طاب ثراہ کے پاس نجف اشرف عراق آپ کے والد گرامی نے بھیج دیا جو اس زمانہ میں سرکار اخوند شیخ محمد کاظم خراسانی کفایت الاصول کے درس خارج میں شریک ہوئے تھے چنانچہ آپ بھی ان کے ساتھ درس خارج میں شریک ہوئے لنگے پھر کربلا معلیٰ میں اپنے والد سرکار شیخ الفقہاء والمجتہدین آیت اللہ الامام الراجل الشیخ الحائری الاسکوئی اعلیٰ اللہ مقامہ کے درس خارج میں شریک ہوئے پھر مشہد مقدس مراجعت فرمائی اور سرکار آیت اللہ فقیہ نزاری سرکار آیت اللہ احمد الکنانی اور آیت اللہ الشیخ محمد بن حسن طوسی اعلیٰ اللہ مقامہم کے دروس

میں شرکت فرمائی آپ کو متعدد مجتہدین عظام و علماء اسلام نے سند ہائے اجتہاد عطا فرمائیں
مرجعیت :- آپ عرصہ تک حضرت سید الشہداء اور واخا فداء کے حرم اقدس
 میں امام الجماعت کے فرائض سرانجام دیتے رہے آپ کا دائرہ مرجعیت اپنے اسلاف
 کی طرح بہت دور دور تک پھیلا ہوا ہے فرانس (فریقہ ریاستہائے متحدہ امریکہ ریاست ہائے
 جمیع اور سعودیہ عربیہ کی شیعہ ریاستوں احاد قطیف (دام) ایمان میں تبریز اس کو
 خروشاہ گورگان دستگیر طہران اور شام لبنان بیروت پاکستان ہندوستان دکن میں آپ
 کے مقلدین کی بھاری تعداد موجود ہے شام کے متعدد شہروں مثلاً لازقیہ طرطوس حمص
 در یحس کے شیعہ آیت اللہ آقائے محسن الحکم طاب ثراہ کے بعد آپ کی تقلید کر رہے ہیں۔

سرکار آیت اللہ العظمیٰ امام احقاقی دام ظلہ کے وکلاء
مندرجہ ذیل ممالک میں ہیں۔

امریکہ :- کیلیفورنیا امریکہ میں آپ نے مرکز الاسلامی المجمعہ تبلیغی مرکز قائم
 فرمایا ہے وہاں آپ کے وکیل حجتہ الاسلام علامہ السید مہدی خراسانی دام ظلہ ہیں۔
 شام :- میں حجتہ السلام علامہ الشیخ علی السبر مدظلہ العالی آپ کے وکیل ہیں
 سانفرانسسکو :- حجتہ السلام علامہ السید مرتضیٰ خلخالی مدظلہ آپ کے وکیل ہیں۔
 لبنان :- حجتہ السلام علامہ الشیخ علی آل براہیم مدظلہ آپ کے وکیل ہیں۔
 سعودی عرب :- (الدام - قطیف) ثقتہ السلام شیخ علی بنیت اور علامہ شیخ
 بنین علامہ شیخ حق اور علامہ شیخ شیخ دام ظلم آپ کے وکیل ہیں۔
 آسٹریلیا :- حجتہ السلام آیت اللہ السید محمود مرتجع الفاطمی النجفی مدظلہ العالی آپ کے
 وکیل ہیں۔

افریقہ :- کویت یونیورسٹی کے فارغ التحصیل تین فضلا آپ کے وکیل ہیں اور

نقشہ الاسلام علامہ حسن دَام عزہ الشریعت تے آپ کی تعانیف مبارکہ کا فریسی میں ترجمہ
بھی فرمایا ہے۔

حلب (شام) شیخ یوسف خلیل دَام اقبالہ آپ کے وکیل ہیں وہاں دیگر دینی مراکز
کے علاوہ ایک شاندار مسجد الامام علی علیہ السلام تعمیر فرمائی اس سے قبل وہاں کوئی شیعہ مسجد
نہ تھی۔

آذربائیجان (ایران) آپ کے فرزند سرکار حجۃ الاسلام آیت اللہ مرزا عبداللہ رسول
احقانی مدظلہ العالی آپ کے وکیل اور مدرسہ صاحب الزمان کے مہتمم ہیں۔

دینی خدمات :- جن مراجع عظام نے اس پرفتن و پُر اشوب دور میں دین
مبین و شرع مبین کی نشوونما میں عظیم خدمات سرانجام دیں ان میں آیت اللہ العظمی
الامام مرزا حسن الحائری الاحقانی ادام اللہ ظلہ العالی کا نام اہم گرامی سرفہرست ہے آپ نے
مندرجہ ذیل شعائر اسلامی کی تاسیس فرمائی۔

ایران :- تبریز "اسکو" میں بھائیوں کا ایک بہت بڑا مرکز تھا جسے وہ ارض
اقدس کہتے تھے سرکار نے وہاں کی مساجد میں رشد و ہدایت پر مبنی خطبات کے ذریعہ ان
کی مفسدانہ سرگرمیوں اور ریشہ دوانیوں کو مفقود و معطل کرایا حتیٰ کہ مرکز ختم ہو گیا حضرت کی
مساعی جمیلہ کے اثر سے بے شمار لوگوں نے آپ کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا اور
تائب ہوئے۔ حتیٰ کہ بہائیت کا فتنہ نیست و نابود ہو گیا حجۃ الاسلام آیت اللہ امینی صاحب
زادہ کی مسجد عرب سے ہند پڑی تھی اسے کھلوایا اس کی تعمیر نو کرائی یہ مسجد اپنی خوبصورتی اور فن

تیسری تقریرات سے بہت پر رے بیان میں مشہور ہے۔ دینی مدرسہ "مدرسہ صاحب الامر" کی بنیاد رکھی اس مدرسہ سے بلند پایہ فاضل فارغ التحصیل ہو کر محرابِ دہلیہ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں اس مدرسہ کا انتظام و انصرام آپ کے فرزند محبت الاسلام والمسلمین آیت اللہ العجاہد الحاج علامہ مرزا عبدالرسول احقاقی دام ظلہ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ نے نہایت اعلیٰ انتظام فرمایا اس مدرسہ کے افاضل مسائل فقہ کے ساتھ ساتھ حضرات اہلبیت علیہم السلام کے فضائل ظاہریہ و باطنیہ کی بھرپور تبلیغ کرتے رہے ہیں۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ :-

کیلفورنیا میں ایک تبلیغی مرکز "المركز الاسلامي المجمعري" کی تاسیس فرمائی وہاں آپ کے وکیل موجود ہیں جو دین مبین کی نشر و اشاعت میں مصروف ہیں۔

شام :- عویوں کیلئے مسجد تیسرا پیش نام کے شہر جنیہ میں شیعہ تنگ دستی اور افلاس کا شکار تھے ۱۹۶۷ء میں آپ نے ان کی اعانت فرمائی علماء کے وظائف جاری کئے اور مدرس دینیہ تاسیس کیا آپ ہی برداشت کر رہے ہیں جنیہ میں مسجد الامام امیر المومنین تعمیر کرائی اس کے علاوہ متعدد شہروں میں مذہب حقہ کے دینی مرکز و مسجد کی آباد کاری فرمائی۔

کویت :- آپ کی تشریف آوری سے قبل مسلمانان کویت کے درمیان شدید بُرد اور تنازع تھا اور تنازع بالالفاظ بھی تھا لیکن حضرت امام المصلح دام ظلہ کی تشریف سے تمام اختلافات ختم ہو گئے وہاں آپ مسجد النعمان مکتبہ امام جعفر صادق علیہ السلام قائم فرمائے مومنین کی پابندی صوم صلوٰۃ اس کے علاوہ دینی مذہبی مجالس محافل عزاداری سید الشہداء اور خاندانہ سب آپ کی محنتوں کا ثمر ہے۔ ہر جمعہ کو ایک علمی محفل منعقد ہوتی ہے جس میں آپ مسائل دینیہ بیان فرماتے ہیں اور سوالات کے جوابات ارشاد فرماتے ہیں جس میں بعد ازاں کتابی شکل میں "الدین بین الساہل والمجیب" کے نام سے شائع کر دیا جاتا ہے۔ کویت میں آپ کی

تاریخی اور عظیم الشان خدمت یہ ہے کہ کٹر سعودی عقیدہ مکہ میں زبردست مخالفت کے باوجود آپ نے شیعان اہلبیت کی آذان میں شہادت ثالثہ اشہدان امیر المومنین و امام المستقین علیا ولی اللہ کی شرعی و قانونی حیثیت منوائی اور آج پوری آزادی سے کویت میں کلمہ ولایت گونج رہا ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانا بخشد خداے بخشنده

پاکستان :- حضرت مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل قدس سرہ العزیز کے موسسہ عالیہ درس آل محمد کی نئی عمارت دقیر کے لئے گراند ر غلطیہ دیا اور ہر ممکن مالی اعانت فرما رہے ہیں
بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیگر مدارس کی تفصیل یہ ہے۔

- | | | |
|----|------------------------------|--|
| ۱ | جامعۃ قائم آل محمد | پیکوال پرنسپل حجۃ الاسلام الشیخ محمد لطیف نجفی |
| ۲ | جامعۃ الثقلین | مکان حجۃ الاسلام الشیخ محمد بن السالقی المنجفی |
| ۳ | جامعۃ الامام المہضّر الصلوات | کراچی مولانا ضیاء حسین ضیا، خلف الرشید المبلغ الاعظم |
| ۴ | جامعۃ النور | گوہر انوار استاد المناظرین علامہ تاج دین حمیدی |
| ۵ | جامعۃ سجادہ | ہوڑہ کلاں حجۃ الاسلام الشیخ الحاج شیخ ناصر حسن نجفی |
| ۶ | جامعۃ علویہ اثناعشریہ | سرحد (نگران) مناظر اسلام آغا عبدالحسن سرحدی |
| ۷ | جامعۃ حسینیہ کروڑ | ضلع لیہ شیر پاکستان مناظر اعظم علامہ قاضی عبدالغنی علوی |
| ۸ | دار التبلیغ المہضریہ | پیکوال حجۃ الاسلام علامہ غا سید محمد ابوالحسن الموسوی المہدی |
| ۹ | دارالعلوم الجامعۃ المہضریہ | رحیم یار خان پرنسپل مدۃ العلماء علامہ الیہ قصتی حسین بخاری |
| ۱۰ | جامعۃ الامام حسن الزکی | فیصل آباد حجۃ الاسلام الشیخ سعود علی الحسینی |

- ۱۱ درس گاه خدیجۃ الکبریٰ لاہور پرنسپل مہجہ ناز بنت مبلغ اعظم
 ۱۲ درس گاه فاطمۃ الزہراء فیصل آباد " "
 ۱۳ درس گاه زینب کبریٰ عثمان پرنسپل رضیۃ السالقی النجفی
 ۱۴ مدرسۃ الزاکرین سیالکوٹ سید حسن رضا نقوی البخاری
 ۱۵ جامعۃ المہدیہ عباس نگر موضع مولانا شیخ عبدالمجید زاہد
 ۱۶ جامعہ آل محمد خان بلیاقت پور مولانا ریاض حسین طاہری
 ۱۷ مدرسہ امامیہ پشاور ثقۃ الاسلام مولانا غلام علی زاہد
 ۱۸ مدرسۃ الزینبیہ کھانوالی گجرات حجۃ الاسلام میرزا نواز شمس علی خان
 ۱۹ حسینیہ فاطمۃ الزہراء بمبئی انڈیا علامہ السید علی اصغر شمس
 ۲۰ المدرستۃ السجادیہ لاہور مدیر جعفر علی میر
 ۲۱ جامعۃ الامام الحسین علیہ السلام گڑھ ہالہ مولانا غلام حسین صاحب (فاضل)
 ۲۲ الحسینیۃ السجادیہ اکویتیہ مشہد مقدس ایران
 ۲۳ حسینیہ الامام السجاد طبران ایران حجۃ الاسلام الشیخ میرزا محمد داماد
 ۲۴ تجدید مسجد حجۃ الاسلام تبریزی تبریز ایران
 ۲۵ حامی عمومی برائے طلب علم دینیہ اسکوا ایران (تبریز)
 ۲۶ مسجد الامام علی ابن ابی طالب جنیفہ سواریا
 ۲۷ صافیتا سواریا
 ۲۸ مسجد السجادیہ الحاج یوسف خلیل محمد
 ۲۹ صافیتا سواریا
 ۳۰ حسینیہ السجادیہ کنیڈا امریکہ

۳۱	خیراتی ہسپتال صافیتیا	سوریا	المصباح یوسف علیل محمد
۳۲	تجدید مسجد الامام جعفر صادق	سوق الحوت کویت	
۳۳	مکتبہ الامام جعفر صادق	" "	
۳۴	تجدید مسجد الصفا	" "	
۳۵	محل المحاضرات الدینیہ	الشعب	
۳۶	تجدید مدرسہ القاسم	تبریز ایران	
۳۷	مدرسہ الامام الحسن علیہ السلام	راجل عاج افریقہ پرنسپل و رئیس حجتہ الاسلام	
		الشیخ المجتہد الصالح	

بھارت :- حال ہی میں بیچ میں ایک مدرسہ کا قیام عمل میں آیا ہے غرضیکہ آپ اکثر ممالک میں مساجد و مدارس دینیہ کی تعمیر اور مذہب حقہ شیعہ کی نشر و اشاعت میں مصروف ہیں۔

تالیفات :-

مصرفیات کی زیادتی اور وقت کی کمی کے باوجود آپ نے کچھ وقت بچا کر جو کتب تالیف و تصنیف فرمائیں جو یہ ہیں۔

تفسیر المشکات من آیات منظر الاقانی (عربی) منبع الرشہ (فارسی) نقد کا دورہ کاں اور مختصر نامہ شیعان نامہ آدمیت دو جلد کتب حاکم عدل مزایہ سعادت احکام الشیعہ (عربی) احکام الشیعہ (فارسی) الدین بین السائل والمجیب۔

نامہ شیعان اور الدین بین السائل والمجیب کا ترجمہ فیصل آباد سے شائع ہو چکا ہے اور

آپ کے رسالہ علیہ امکاں الشیعہ کا ترجمہ حال ہی میں جامعۃ الثقلین سے شائع ہوا ہے۔

مینار ہدایت ۱۔ بیروت لبنان کے ایک مہنت روزہ اشاعت کے مدیر ڈاکٹر شریف صادق نے شمارہ ۵۱-۱۹۸۸ء میں آیت اللہ امام الاحقاقی مدظلہ العالی کی اسلامی خدمات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے (ترجمہ از عربی) آپ خالص دینی راہنما ہیں اور دنیاوی حال و مقام سے نفرت کرنے والے عابد و زاہد عالم ہیں ہر نیک جذبہ اور ہر مقدس کام میں آپ کی ذات نمونہ عمل ہے آپ کی خوبیاں میرا قلم بیان نہیں کر سکتا آپ کی زندگی کا ہر لمحہ لوگوں کو نیک عمل کی طرف ہدایت کرنے میں اور ایمان و خیر کے پیغام نشر کرنے میں گزرتا ہے آپ ان محنتی علماء شیعہ میں سے ہیں جو کہ راہ حق و ایمان پر گزرنے والوں کے لئے منارہ نور اور شمع ہدایت بن کے بیٹھے ہیں کویت کی سرزمین میں آپ ایک عظیم مجاہد حق اور اسلامی شریعت کے پاس بان ہیں جن کے اخلاق حمیدہ اور فضائل صادقہ بطور مثال بیان کئے جاتے ہیں۔ آپ کے چہرے سے تقویٰ ایمان علم علم زہد اجتہاد اور رضا الہی کی کرنیں بکھوٹ کر دیکھنے والوں کو متاثر کر دیتی ہیں آپ کی ذات اس تاریک دور میں روشن چراغ اور مینار ہدایت ہے آپ کا دل ہر لحظہ اللہ کی محبت اور مومنین کی ہمدردی کے لئے دھڑکتا ہے نادیعت کے خلاف آپ کے جہاد روز روشن کی طرح عیاں ہیں خدمت دین میں آپ کی کارکردگی اور ہر وقت دین حق کی اشاعت میں مہمرفیات یہ سب اللہ تعالیٰ کا قابل رشک عظیمہ ہیں خداوند عالم آپ کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور آپ کی ذات والا صفات کو مومنین کے لئے ذخیرہ کے طور پر زندہ و تابندہ رکھے۔

شریف صادق بیروت

ماخوذ

مجلہ علمیہ الثقلین ص ۹۱ - نشریہ ۳

مطبوعہ لبنان

حضرت امام المصلح دام ظلہ اور مجتہدین عظام :-

حضرت رہبر کبیر مرجع شیعان جہان آیت اللہ العظمیٰ امام المصلح احقاقی اوم اللہ ظلہ کی ذات والا صفات کسی تعارف کی محتاج نہیں اور نہ ہی آپ کی خدمات دینیہ کسی سے پوشیدہ ہیں جو بحکم مقصرین دین و دایات بالائے طاق رکھتے ہوئے عامۃ الناس کو حقیقی علماء اعظام و مجتہدین کرام سے بدظن کرنے میں ہمہ وقت معروف ہیں اور اس عظیم مرجع عالیقدر ناشر فضائل محمد آل محمد کے متعلق خصوصاً ہر فحاشی کر رہے ہیں لہذا ہم چند جلیل القدر علماء کرام و مجتہدین عظام کے بیانات شافیہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں تاکہ حقیقت بے غبار ہو جائے۔

سرکار آیت اللہ الحجۃ آقائے السید محمود الفاطمی النجفی کا بیان :-

الحاج الشیخ میرزا الحائری الاحقاقی دھومن السباء العظام الذین یعملون و یصورون حقیقتہ للعدل علی جمیع کلمۃ المسالین والتوحید بین مذاہبہم وقد وجدنا فی سماجۃ عالمنا فتیاً و رجلاً حبیذاً امد اللہ فی عمرہ و کثر من علماء المسلمین امثالہ۔

ملاحظہ فرمائیں :-

اصفی المناہل فی جواب السائل۔ ص ۱۸۶ مطبوعہ بیروت لبنان

(ترجمہ) الحاج الشیخ میرزا حسن الحائری احقاقی ان عظیم المرتبت علماء میں سے ہیں جو مسلمانان عالم کی ایک جہتی و یک نوازی اور مختلف مذاہب اسدام میں اتحاد و غیر گالی پیدا کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ہم نے آپ کی شخصیت میں پرہیزگار نیک سیرت عالم جلیل القدر پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی دراز فرمائے اور مسلمان علماء میں آپ جیسے مصلح علماء

نشرت ہے پیدافرا نے۔ (آہیں)

بہ کار ثقہ العلماء والمجتہدین آیت اللہ الشیخ عبد المنعم کاظمی اعلیٰ اللہ مقامہ کا بیان حق ترجمان

ماہر باعمل ہمارے شیخ اور ہمارے ملیاؤ ماویٰ حجتہ الاسلام والمسلمین آیت اللہ فی العالمین شیخ میرزا حسن الحاقی حائری جن کا نفس ادا آں زندگی سے لے کر آج تک حق کی شرافت و اعلاء کلمہ اسلام کے لئے بطور تدریس و خطابت و تالیف جلوہ فگن ہے جس کے بارے میں عراق ایران حجاز کویت و تبریز کی علمی محافل گواہ ہیں اور آپ کے اخلاق اور علم و ادب کی خوشبو سے علمی مجالس اور دینی مدارس معتبر ہیں اور آپ سے علم و عمل کے فیوض و برکات حاصل کر رہے ہیں۔ اور آپ اہل علم اور مجاہدین دین کی تعظیم اور ان سے حسن سلوک اور ان کی محبت و اعانت کی وجہ سے معروف ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں :-

کتاب مستطاب جلد دوم ص ۳ مطبوعہ کربلا علی اس کتاب پر آیت اللہ العظمیٰ آقا السید ابوالقاسم خونی و دہلہ کی تقریظ بھی موجود ہے جس سے اس کتاب کی قدیم منزلت واضح ہوتی ہے۔

حجتہ الاسلام آقا شیخ علی عزیز طرابلسی آل ابراہیم صد جمعیت امام رضا علیہ السلام (طرابلس شام) کا بیان :-

امام الحاقی دام ظلہ کے خدمات دینیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ساحتہ آیت اللہ المرجع الدینی الامام المصلح الحانج میرزا حسن الحائری الحاقی دام ظلہ نے شام میں نادار شیعوں کے لئے شاندار مساجد امام باقر ہیں کتب خانے اور دینی مدارس کھولے ہیں۔
سارہ شام کے جو طلباء دینی نجف کویت و قم وغیرہ میں زیر تعلیم ہیں ان کو وظائف دے

رہے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:-

العلویون فدائیو الشیعہ ۱۵۵ موعود کویت

حجۃ الاسلام شیخ محمد رضا عسکری کا بیان:-

حضرت مرجع اعظم احقاقی مدظلہ کو ان الفاظ القاب سے یاد کیا ہے۔
آیت اللہ العظمیٰ المرجع الدینی الامام المصلح الشیخ المیزان حسن الاقباتی المحامدنی
ملاحظہ فرمائیں:-

القرآن یسبق جلد ہفتم ص ۳ مطبوعہ عرق

زعیم حوزہ علمیہ دینیہ آیت اللہ کلباسی کا بیان:-

آپ نے آقائے احقاقی کے نام اپنے مکتوب میں اس طرح آپ کی خدمات کا اعتراف کیا محضر مقدس حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین آیت اللہ آقا الخلیفہ شیخ میرزا حسن احقاقی دام ظلہ العالی امید ہے کہ آپ کا مزاج طلال سے خالی اور کمال صحت و عافیت میں برونہ خلونہ عالم نے مجھے توفیق دی ہے کہ آپ کی طرف یہ خط ارسال کروں اور سلام و آداب عرض کروں اور جناب کے مراحم والطفات پر سپاس گزار رہی کروں۔ مبلغ ایک لاکھ لیرہ نقاشی تبوسط عمدہ الفضلاء عماد العلماء جناب آقا حاج علی غفاری مجھے حوزہ علمیہ دینیہ کے لئے وصول ہوا۔ میں جناب کے مراحم والطفات پر متشکر ہوں اور مزید ایک لاکھ لیرہ نقاشی کے فقرہ وصول محتاج لوگوں میں تقسیم کر دیا گیا خدا آپ کو اسلام کی طرف سے محسنین کی جزاء خیر دے اور آپ کو اسلام و مسلمین کے لئے بطور ذخیرہ محفوظ رکھے۔ امید ہے کہ طلباء حمزہ علمیہ دینیہ کو فراموش نہ کریں گے اور ان کی فکر میں رہیں گے۔ سر و دست یہاں کے مادی حالات

اس طرح میں اور آپ خود اس طرف متوجہ ہوں گے اور سہ دست تمام راہیں بند ہیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ وہ ہمارے راستے کشادہ کرے گا اور تمام مشکلات دور ہو جائیں گی اور خداوند عالم ہمیں آپ کے فیض سے محروم نہ رکھے گا۔

محمد صادق کلباسی

بیروت، ۵ سوال ۱۴۱۳ھ

ملاحظہ فرمائیں:-

احکام الشیعہ جلد اول ص ۱۹ مطبوعہ لبنان

سرکار امین المراجع شیخ علی خلخالی دام ظلہ کا بیان حق ترجمان

شام میں سرکار آیت اللہ العظمیٰ خمینی دام ظلہ کے وکیل مطلق جناب امین المراجع شیخ علی بن محمد اسلام نقہ اللہ تعالیٰ آپ کے متعلق کئے جانے والے سوال کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:-

ترجمہ خط حضرت علامہ صفدر عباس حسینی دامت برکاتہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میں خداوند عالم سے سوال کرتا ہوں کہ وہ آپ کو صحت و برکت عطا فرماتے ہماری صحت بحمد اللہ بخیر ہے اور ہم آپ کے حق میں حرم سیدہ زینب و سیدہ رقیہ علیہا السلام میں دعا گو ہیں۔ آپ کا خط ملا آپ کے الفاظ پر شکہ گزار رہوں ان حالات میں جن سے آج مسلمان دنیا میں دوچار ہیں اور جبکہ اسرائیلی جنگوں کے بعد جو مسلمانوں کی سرزمینوں پر جاری ہے اور جو مسلمانوں کی حق تلفی ہو رہی ہے ہمیں گذشتہ اوقات کی نسبت آج اس بات کی زیادہ ضرورت ہے کہ ہم یک نوا ہو جائیں اور ان علماء اعلام کے ارد گرد ہیں جو ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں عنبرت رسول کا

پیام رکھتے ہیں اور مسلمانوں کی عزت اسی میں مضمر ہے کہ وہ رسول اعظم کے فرمان کے مطابق کتاب و عزت کی طرف رجوع کریں۔ جیسا کہ حضور نے فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں کتاب اللہ اور عزت اہل بیت اگر تم دونوں سے تمسک رہو گے۔ حدیث بالکل واضح ہے لہذا زندگی میں کوئی سعادت کوئی کامیابی اس وقت تک ممکن نہیں کہ جب تک قرآن اور تعلیمات اہل بیت کی طرف رجوع نہ کیا جائے اور ہدف یہ ہے کہ ہم قرآن و عزت کے بیان شدہ اسلام کی آواز کو عام عالم کے گوشے گوشے تک پہنچائے خصوصاً اس زمانہ میں جبکہ ذرائع ابلاغ سب کو منتشر ہیں اور ہم بخوبی جانتے ہیں کہ خالی اور لاشیئ آواز میں اسلام نہیں چل سکتا اور اس بات کی ضرورت ہے کہ راہ خدا میں کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ اور ان سے آیت و دور کی جائے اور ان کے ساتھ صف بصف ہو کر تبلیغ رسالت و اداء امانت کے فریضہ کو انجام دیا جائے اور مسلمانوں کے درمیان اسلامی پیغامات عام کئے جائیں۔ خصوصاً اسی لئے قرآن مجید کہتا ہے کہ جو تم پر سلام کرتا ہے اس کو مت کہو کہ تو مومن نہیں یہ آیت کریمہ انسانی و اجتماعی تعلقات میں نقطہ محور تصور کی جاتی ہے اسلام ظاہر کے ساتھ برتاؤ کرتا ہے باطن کے ساتھ نہیں۔ اگر انسان کا ظاہر اچھا ہو اور اس کے اعمال اس کے اقوال کے مطابق ہوں تو اسلام ہم سے یہ تقاضا نہیں کرتا کہ ہم اس کے دل کو جبر کر اس کو بڑھنے کی کوشش کریں۔ ہم سے اسلام یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم اس کے بازو کی قوت بڑھائیں اور اس کا ہاتھ پکڑ کر رستے کی آخری حد تک اس کو پہنچادیں اسی روح اسلامی عالی کے فریضہ سے ہم استطاعت رکھتے ہیں کہ ہر طاقت کو تعمیر پر مبنی کریں نہ تخریب پر تاکہ ہم اس قابل ہو جائیں کہ دنیا میں مسلمانوں کے حقوق فصب کرنے والوں اور یہودیوں کے مقابلہ میں بیک صف ہو کر مقابلہ کریں۔ اور اب میں اس سوال کی طرف توجہ کرتا ہوں جو آپ نے خصوصی طور پر سماعت آیت اللہ العظیم زاہد متقی صاحب کبیر الحاج میرزا حسن الحارثی احقانی ادام اللہ تلہ کے بارے میں فرمایا ہے مجھے آجنگاہ کے ساتھ کام کرنے میں جو مکمل طور پر ایمان حاصل ہوا ہے میرے

خبر گواہ ہیں کہ موصوف ایسے شخص میں جو کہ بھلائی سے محبت کرتے ہیں اور ان کی زندگی کی سیرت اس پر گواہ ہے اور وہ راجہ خدایں اموال عطا کرتے ہیں خرچ کرتے ہیں مساجد بناتے ہیں، امام بارگاہ ہیں دینی مدارس قائم کرتے ہیں تاکہ طلباء وہاں علوم دینیہ حاصل کریں اور کتب کی نشر و اشاعت کر سکیں وہ لبنان، سوریہ، پاکستان، ہندوستان اور افریقہ میں بلکہ چند سالوں میں ایران میں بھی فقر و محتاج لوگوں کی نقدیالی امداد کر رہے ہیں جو میرے ہاتھ سے یا میرے واسطے سے ہو رہی ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ علماء دین کی شان کو کمزور نہ کرنا اور ان کو باطل ہمتوں سے ہوش کرنا لازمی طور پر مسلمانوں کی کمزوری اور ان کی قوت کو ختم کرنے کا موجب بن رہا ہے اور ان کی شخصیتوں کو ضائع کیا جا رہا ہے اسی لئے ہم سب کو چاہیے کہ تمام علماء اعلام کا احترام و اکرام کریں۔ عصر صابو علماء کارکن فعال اور مخلص ہیں اور آخر میں اپنے لئے اور تمام علماء پاکستان کے لئے میری تیات و اشواق قبول فرمادیں اور سوال کرتا ہوں کہ ہمیں اللہ ایسے امور کے لئے موفق فرمادے جن میں فیض اور صلاح ہے تحقیق وہ بہترین سرپرست اور بہترین مددگار ہے۔

والسلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ

۸ رجب ۱۴۰۳ھ

شیخ علی نصر اللہ خلعتالی

وکیل مطلق نائب الامام خمینی دام ظلہ

برائے جمہوریہ، سوریہ، عربیہ، دمشق

ملاحظہ فرمائیں :-

احکام الشیعہ جلد اول ص ۲۳-۲۲-۲۱ مطبوعہ لبنان

یہاں مقررین نے آپ کو شیخیت سے معطون کر کے موافقین کرام کو دھوکہ دینے کی سعی مذموم کی ہے لہذا اس الزام نافرمام کے متعلق ہم حضرت آیت اللہ الامام خمینی

المختری الاحقاقی اداہم اللہ علیہ العالی کا ایک کاشف الحقائق مکتوب شائع کر رہے ہیں جس
 صاحبان ایمان پر حقیقت آشکار ہو جائے گی اور وہ مقفرین کی ہرزہ سراہیں اور شاہ نواز
 خانیوں کے جواب میں یقیناً لعنت اللہ علی الکذبین کا ورد کریں گے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

المرجع الاعظم الزعيم المصلح حضرة آية الله
العظمى آقاى الحاج ميرزا الحائري الاحقافى مدظلہ کویت

پیش نام

پاکستان کے شیعین حیدر کرار کے نام

اورشاد خداوندی ہے اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم کسی گروہ کے مقابل ہر تو ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ اور تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم ہمت ہار دو گے اور تمہاری ہوا اکٹری جائے گی اور صبر کرو یقیناً صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

بردارانِ ایمانی اور دوستانِ روحانی

ابا لیاں پاکستان کثر اللہ اشاعہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ زیر سایہ حمایت و عنایاتِ خاندہ حضرت دلی عمر علی اللہ تعالیٰ فرجہ،
 وارو اخاندہ ہر قسم کے حوادثِ زمانہ سے دُور اور سوءِ اقدار سے محفوظ ہوں گے۔
 میں پاکستان سے شور و غوغا کی آوازیں سن رہا ہوں اور آپ اور دوسروں کے درمیان اختلافات
 کا بھی مشاہدہ کر رہا ہوں۔ شیخی و شیعیت، عالی و قالی اور مضبوط و ضال کے کلمات نے فضا سے
 پاکستان کو مکہ رکھ دیا ہے اور باہم جھگڑے اور دُشیت کے سیاہ بادلوں نے پاکستان کے شہروں
 کے آسمان کو تیرہ دن تاریک کر دیا ہے اس تنازعہ (ایک دوسرے سے نفرت) نے آپ کے
 دوستوں کو غمگین اور دشمنانِ دین و مذہب کو خوش کر دیا ہے۔ بعض اپنے آپ کو شیخی کہتے ہیں۔
 اور بعض کراچی میں شیخی گری، "کی کتب تقسیم کر رہے ہیں یقیناً یہ فسادِ امامِ زمان (علی اللہ تعالیٰ)
 اور اخاندہ کو زلزلہ رہا ہے۔" شیعوں نے کفار پر حملوں اور اپنے عقیدہ "جم و جان
 اور رُوح پر مخالفین کی ضربوں کے علاوہ اپنے درمیان مصائب اور مشکلات کو بھی جنم دے دیا
 ہے۔" جیسا کہ امامِ امت آیتہ اللہ العظمیٰ عینی مدظلہ فرماتے ہیں کہ میں چاہیے
 کہ تمام اختلافات ختم کر کے مشرق و مغرب کے خوشنوا و دشمنوں کے مقابلے میں برادرانِ اہل
 سنت کی طرف بھی دستِ دوستی دراز کریں اور پہلو بہ پہلو ہو کر ان کی صفوں کو منتشر اور پراگندہ
 کر دیں۔ اس بارے میں ہمارے پاس بہت روایات موجود ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ امامِ امت کے
 فرمان کا احترام کریں اور شخصی اغراض کو ایک طرف رکھ دیں۔ لیکن اس کے برعکس ہم اپنے لئے
 مشکلات پیدا کرتے ہیں اور اپنی شیریں زندگی کو تلخ بناتے ہیں۔

بقولِ علامہ سید حنیفِ اہلِ جان لو کہ وہ فرقہ جو اپنے آپ کو "شیخی" کہتا ہے اور اپنی کتابیں
 "ہمامِ شیخی گری" "تہذیب" اور مومنین میں تفرقہ کا سبب بن رہا ہے، ہمارا اس سے کوئی
 تعلق نہیں ہے۔ ہم اس قسم کے بڑے القاب سے بیزار ہیں اور ہم رافضی کے لقب کی
 طرح شیخی کے لقب کو بھی قبول نہیں کرتے اور ایسا کہنے والے کو نفرت کرتے ہیں۔
 ارشادِ خداوندی ہے کہ "ایک دوسرے کا بُرا نام نہ دھرو ایمان کے بعد"

نازہانی رکھنا برا ہے اور جس نے توبہ نہ کی پس وہی لوگ ظالم ہیں۔“

ہم اصولی اور ساجان اجتہاد اور تقلید میں اور ہم نے نجف اشرف اور کربلا سے معالیٰ میں اپنے دروس کی تکمیل کی ہے اور مراجع عظام کے مفصل اجازے رکھتے ہیں۔ جن میں سے چند اجازے پاکستان کے بعض فخرم علیہ کے پاس موجود ہیں۔

حقیقتاً یہ انتہائی عیب و عار کی بات ہے کہ دو شیعوں آغا و مشرعی امامی، جعفری ایک دوسرے کے ساتھ جنگ کریں اور دوسروں کی شہادت اور خوشی کا مورد بنیں۔

برادرانہ و ظہورِ منہ ان معویہ جو شخص حد سو وطن، استنباء یا غیر منیعہ، بغیر تحریک سے خدا عزوجل سے جبارت اور توہین کرتا ہے آپ اس کو شریعت و عرف سے خارج جواب نہ دیں بلکہ صرف خداوندِ عالم کی رضا اور حضرت ولی مطلق (علیہ السلام) کی خوشنودی کے لئے ان سے برادرانہ گفتگو کریں اور اس کو حقانیت اور ظہورِ منہ کے دلائل و براہین سے آگاہ کریں اور اس کام میں آپ کا مقصد صرف اصلاح ہونہ کہ قبر و غلبہ۔

ملاحظہ فرمائیے کہ حقیقہ کے کویت آنے سے قبل شیعیان کویت کے درمیان شدید بعد اور تنازعہ تھا اور تا بر بالیقاب بھی موجود تھا۔ لیکن میں حقیقہ آمد کی وجہ سے الحمد للہ خدا کے لطف و فضل اور امام منتظرِ روحی نداء کی توجہات سے ان کے تمام اختلافات ختم ہو گئے اور اب تمام شیعیان کویت ایک دل، ایک ہاتھ اور ایک زبان باہم زندگی گزار رہے ہیں اور برادرانہ یگانگی و محبت کی لذت سے مشرب ہیں بلکہ برادرانہ اہل سنت سے بھی اچھے مراسم میں یہی وجہ ہے کہ دوسرے لوگوں نے مجھے مصلح کا لقب دیا۔ گزشتہ سال ۱۴۰۳ھ کو میں لبنان کے جنگ زدگان اور بے گھر شیعوں جنہوں نے اسرائیل کے ظالمانہ حملوں کی وجہ سے دمشق میں پناہ حاصل کی تھی۔ مرن اُن کی مدد اور احوال پرسی کے لئے کہ جو ہر مومن اور ہر مومنہ کا فریضہ ہے۔ شام گیا تھا اور خداوندِ عالم کے فضل سے اپنے شرعی فریضہ کو انجام دیا تھا۔ میرے شام، لبنان اور حوزہ علیہ زینبیہ کے علمائے اعلام کے درمیان انتہائی محبت و خوشی کے ساتھ

ملاقاتیں ہوئیں حتیٰ کہ محبت الاسلام و المسلمین آقاؑ نے جمال الدین فرزند ابجر حضرت آیتہ اللہ العظمیٰ الخوئی حفظہما اللہ نے میرے کاموں کا شکریہ کے ضمن میں مجھے فرمایا کہ ”آپ نے اتحاد کی راہ میں وسیع قدم اٹھائے ہیں۔“ — اب میرا وجود ہر جگہ صلح و سلامتی کا ذریعہ ہے اس لئے اپنے دوستانہ محترم سے تقاضا کرتا ہوں کہ مملکتِ پاکستان میں اتحاد دیگانگی کے اسباب فراہم کریں حتیٰ کہ خدا خواستہ لوگ اگر تمہاری تکفیر کریں تو آپ ان کی تکفیر نہ کریں کیونکہ حدیث پیغمبر اکرمؐ ہے کہ جس نے کسی مسلمان کو کافر کہا وہ خود کافر ہو گیا اور آپ حضرت رسول اکرمؐ کے اس فرمان پر عمل کریں جنسور نے فرمایا کہ ”جو تجھ سے قطع رحمی کرے تو اس سے بدلہ رحمی کر۔ جو تجھ کو نہ دے تو اس کو عطا کر جو تجھ پر ظلم کرے اس سے عفو و درگزر کر اور جو تجھ سے برائی کرے تو اس کے ساتھ نیکی کر۔“ اگر آپ اس فرمان پر عمل پیرا ہو گئے تو دنیا میں بھی عزیز اور آخرت میں بھی باسعادت ہو جائیں گے۔

آخر میں میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ ان سے خدشات کے اسباب اور اس غیر شرعی جنگ کے بارے میں دریافت کریں۔ اور مجھے ارسال کر دیں شاید میں خداوند عالم کی قدرت اور طاقت سے مشکلات کے حل کرنے میں موفق و کامیاب ہوجاؤں انشاء اللہ

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مینرا حسن الحائری الاحقانی

مدظلہ

انوار العقائد

تقديم

حضرت شمس العلماء علامہ آغا السید محمد ابوالحسن
الموسوی المشہدی مدظلہ العالی

باب اول

معرفت توحید

ذات خداوندی کی معرفت محال ہے۔

خداوند عالم نے تمام موجودات کو اپنی معرفت اور شناسائی کے لئے
لق فرمایا ہے اور ان موجودات کی خلقت کی علت غائی یہی ہے۔ جیسا کہ
ہ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

”یعنی میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لئے پیدا کیا کہ وہ مجھے
پہچانیں اور میری پرستش کریں۔“

اور حدیث قدسی میں وارد ہے۔

كُنْتُ كُنْزًا مَخْفِيًّا فَخَسَيْتُهُ أَنْ أَعْرِفَ فَخَلَقْتُ
الْمَخْلُقَ لِكَيْ أَعْرِفَ -

”یعنی میں ایک مخفی خزانہ تھا اور میں نے چاہا کہ میری پہچان ہو پس میں
نے مخلوقات کو خلق کیا تاکہ وہ مجھے پہچانیں اور جاننا چاہیے کہ یہ معرفت اللہ تعالیٰ
ذات کے متعلق نہیں ہے۔ اور ذات الہی کی معرفت سب کے لئے محال ہے۔“
چونکہ علمی قوانین کے مطابق مدرک اور مدکرک یعنی پہچاننے والے
اور پہچانے جانے والے کے درمیان ذاتی ہم آہنگی و جنسیت
مزدوری ہے۔ بالفاظ دیگر ایک لحاظ سے مشابہت و مناسبت لازم ہے
درچونکہ اولاً تو ذات خداوند اور مخلوقات کے درمیان کسی قسم کی ذاتی ہم آہنگی

نہیں ہے۔ یعنی ایک جنس سے نہیں ہیں۔ اور دوم ایسے ذات الہی کے لئے کوئی بھی مشابہ و نظیر موجود نہیں، جیسا کہ خود اس کا فرمان ہے کہ "لینس بحملہ شئی" "کوئی بھی اس کی مثال نہیں ہے۔" بنا بریں مخلوقات کے لئے ذات الہی کی معرفت محال ہے۔ ورنہ لازم آئے گا کہ ممکن واجب بن جائے اور یہ دونوں باتیں عقلاً ممتنع ہیں۔

اسی طرح کسی کی معرفت حاصل کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی حقیقت کا احاطہ علمی حاصل کیا جائے اور یہ حقیقت بدیہی ہے کہ ذات واجب پر احاطہ حاصل کرنا ناممکن ہے۔ اور جو اس کا دعویٰ کرے گا وہ کاذب اور کافر ہے۔ حتیٰ کہ انبیاء و اولیاء بھی اس وادی میں حیران و سرگرداں ہیں۔ اور اشرف کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

"مَاعَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ وَمَاعَبَدْنَاكَ

حَقَّ عِبَادَتِكَ"

"یعنی اے خداوند ہم نے تجھے اس طرح نہیں پہچانا جس طرح کہ پہچاننے کا حق ہے اور تیری کما حقہ عبادت بھی نہیں کی۔"

حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں۔

"انتهی المخلوق الى مشبهه فالجأ الى الطلب الى مشكله"

"یعنی ہر مخلوق اپنی شبیہ اور نظیر ہی کا ادراک کر سکتی ہے اور طلب نے اس کو اپنے ہم شکل کی طرف ہی رجوع کرنے پر مجبور کیا اور کسی کا پندہ فکر اپنے حدود و دائرہ سے تجاوز نہیں کر سکتے۔

اسی طرح امام شہتم جناب امام رضا علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے۔

"فليس الله عرفت من عرفت بالتشبيه ذاته"

”یعنی ذاتِ خداوندی کی معرفت کی طرف راہیں بند ہیں اور اس کا طلب کرنا غلط اور قابلِ تردید ہے۔ اس کی نشانیاں ہی اس کی دلیل اور اس کا اثبات ہی اس کا وجود ہے۔“

اس حدیث میں جناب امیر المومنین علیہ السلام نے واضح فرمایا ہے۔ اول اللہ کی حقیقت کی پہچان محال ہے۔ دوم این کہ اس کی معرفت کی کیفیت اور راہ جو اس کی معرفت کے چاہنے والوں کی رہنمائی کرتی ہے۔ وہ صرف یہ ہے کہ اس کی آیات اور آثار الہیہ کو پہچانا جائے۔

یعنی ہر قدر سہ لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ان آیات و آثار میں غور و خوض کرے جو پورے عالم کائنات میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور نہایت ہی باریکی کے ساتھ ان کا مطالعہ کرے۔ جہاں آفرینش کے نظم و ترتیب، عجائب و غرائب میں فکر کرے۔ تاکہ اس پر یہ حقیقت واضح ہو جائے کہ اس جہاں کا ہر ذرہ اس خالقِ حقیقی کے وجود اور جمال و جلال قدرت کی غمازی کرتا ہے۔ قرآن مجید میں خلاق عالم نے مخلوقات کو اسی معرفت کے لئے دعوت دی ہے اور ارشاد فرمایا ہے

”سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّكَ عَلَىٰ الْحَقِّ“

”یعنی ہم آفاق عالم اور نفوسِ خلایق میں اپنی قدرت و حکمت کے آثار کو مکمل طور پر روشنی کر کے دکھلائیں گے۔ تاکہ وہ ان میں غور کر کے خالق کو پہچانیں اور ان پر ظاہر ہو جائے کہ اللہ اور اس کی آیات اور انبیاء کی رسالت یہ سب برحق ہیں۔“

اس آیت میں آپ ملاحظہ فرمائیں کہ خداوند عالم نے سَنُرِيهِمْ آیاتنا کہا ہے۔ ذاتنا نہیں کہا۔ اسی وجہ سے ہم نے کہا تھا کہ ذات الہی کی معرفت تمام مخلوقات کے لئے ناممکن ہے اور خداوند عالم کسی کو محال کی تکلیف نہیں دیتا۔

پس ہمارا وظیفہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی آیات اور اس کے آثار کی معرفت حاصل کریں جن سے اس نے اپنے تمام عوالم کو پرکھ دیا ہے۔ تاکہ ہم ان کے سبب سے اس کے وجود پر دلیل حاصل کر سکیں۔ البتہ ہماری معرفت ان آثار الہیہ کے بارے میں جس قدر وسیع تر ہوگی ہمارا درجہ معرفت و توحید اسی قدر کامل ہوگا۔ اور ہماری معرفت کے آثار جس قدر اشرف و اعلیٰ ہوں گے ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کی طرف اسی قدر بہتر رہبری حاصل ہوگی۔ بنا بریں اس شخص کا درجہ معرفت اور ہوگا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے وجود و قدرت کو ایک عام موجود کے ذریعے پہچانا۔ اور اس شخص کا درجہ توحید اکمل و اشرف ہوگا۔ جس نے اللہ کو چہارہ مخصوصین علیہم السلام جیسے کامل ترین مخلوق کے ذریعے سے پہچانا اور ظاہر ہے کہ پہلے درجہ کی توحید نہایت ہی سادہ مرحلہ میں ہے۔ جبکہ دوسرے درجہ کی توحید بلند ترین درجہ کمال پر فائز ہے چنانچہ خود معصوم ارشاد فرماتے ہیں

”يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عِبُدُوْا اللّٰهَ“

”یعنی لوگوں نے ہمارے وسیلہ سے اللہ کو پہچانا اور ہمارے وسیلہ سے اللہ کی عبادت کی“

اور ہمیں سے درجات توحید و ایمان میں فرق پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً ایک موحّد حضرت سلمان فارسی ہیں جو مِثْلَ اَهْلِ الْبَيْتِ کے درجہ پر فائز ہیں اور دوسرے توحید کے ابتدائی درجات پر ہی باقی رہ گئے۔

جانتا چاہیے کہ اس بلند مرتبہ اور کامل درجہ پہنچنے کی اہم ترین شرط جو کہ ہماری آفرینش خلقت کی علت غائی ہے۔ وہ تقویٰ اور پرہیزگاری ہے اور یہ کمالات و کمالات سے اجتناب کر کے واجبات و مستحبات پر عمل کیا جائے اور بلفظ دیگر مکمل طور پر حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام کی پیروی کی جائے۔

خداوند عالم نے ایمان و تقویٰ کے ثمرات کو متعدد آیات میں بیان فرمایا ہے جن میں غور و فکر کرنا اور ان پر عمل کرنا رمزِ توفیق اور دو جہانوں میں کلیدِ سعادت کا حصول ہے۔ منجملہ ان کے کچھ آیات سورہ مومنون کی ابتداء میں اس طرح منقول ہیں۔

”قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ
تَحَاشَعُونَ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ وَالَّذِينَ
هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ وَالَّذِينَ هُمْ لِمَا رَزَقَهُمُ
حَافِظُونَ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ
أَوْ مَا تَمَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَتَهْمُغُونَ فِي
مَنْزِلَتِهِمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ
وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ
وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ أُولَٰئِكَ
هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الصِّرَاطَ هُمْ
فِيهَا خَالِدُونَ“

”یعنی وہی مومنین کامیاب ہوں گے جو اپنی نمازوں میں متوجہ و مستغرق
کرتے ہیں اور جو بے ہودہ اور لغو باتوں سے پرہیز کرتے ہیں اور جو زکوٰۃ
ادا کرتے ہیں۔ اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں
اور کنیزوں پر چونکہ یہ مستحقِ طاعت نہیں ہیں۔ اور وہ جو اپنی امانتوں اور عہدوں
پیمان کو پورا کرتے ہیں اور جو اپنی نمازوں کے اوقات کی پابندی کرتے
ہیں یہی لوگ بہشت کے وارث ہیں۔ اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔“
لاحظہ فرمائیے۔

احکام الشیعہ ص ۵۴ تا ۵۵ مطبوعہ ملتان۔

باب دوم

معرفت رسالت

نبوت اصول اسلام میں سے ہے جس کا منکر کافر اور نجس العین ہے۔ تمام مکلفین پر واجب ہے کہ اعتقاد رکھیں کہ انبیاء علیہم السلام خدا اور مخلوق کے درمیان واسطہ اور سفراء ہیں۔ ان میں سے اول حضرت آدمؑ اور آخری نبی حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور نیز یہ بطور قطع و یقین لازم ہے کہ ہر مکلف اس بات کا اعتقاد رکھے کہ آنحضرتؐ پیغمبر خدا، خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں اور ان کے بعد کوئی دوسرا پیغمبر مبعوث نہ ہوگا۔ جو اس قسم کا دعویٰ کرتا ہے وہ کذاب ہے۔ آنحضرتؐ تمام مخلوقات کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمائے گئے۔ اور آپؐ کی فرمانبرداری سب پر لازم ہے۔ آپؐ ہی خالق و مخلوق کے مابین واسطہ ہیں۔ اور کائنات کی ابتدا آپؐ سے ہی ہوئی ہے۔ آپؐ معصوم اور پاک و پاکیزہ ہیں۔ اور تمام عیوب و نقائص سے منترہ و متبرا ہیں۔ اور تمام علوم و معارف کے دانا اور تمام مخلوقات سے علم و اکمل ہیں۔

آپؐ کے نسب مبارک اس طرح ہیں۔

حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان علیہم السلام یہ نسب شریف حضرت ابراہیم خلیل اللہ تک سب سے پہنچتا ہے۔

آپؐ کی والدہ گرامی حضرت آمنہ بنت وہب سلام اللہ علیہا ہیں۔

باب سوم

معرفتِ امامت

(۱) امامت :- مذہبِ حقہ اثناعشریہ کے اصول اور شرائط میں سے ہے اور ہر فرد پر لازم ہے اور واجب ہے کہ بارہ ائمہ کی امامت و ولایت اور دہجوب اطاعت کا اعتقاد رکھے۔ جن میں سے اَوّل حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ اور آخری امام حضرت قائم آل محمد حجت ابن حسن عسکری ارواحنا قداہ وعلی اللہ فرجہ ہیں اور یہ اعتقاد یقین پر مبنی ہونا چاہیے۔ اگرچہ منکرین اصل امامت پر ظاہراً اسلام کا حکم جاری ہوتا ہے۔ مگر درحقیقت یہ لوگ راہِ راست سے معرفت اور حقیقتِ ایمان سے بے بہرہ ہیں۔

اثباتِ امامت کے دلائل۔

مبحثِ نبوت میں یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ خداوند مہربان نے ازراہ لطف و کرم ہر زمانہ میں نبی نوع بشر کی ہدایت اور ان کے فرائض کے یقین کے لئے ایک مقدس مخلوق کو بعنوان پیغمبر مبعوث فرمایا تاکہ وہ ان کو تکالیف شرعی سے اور پیغامِ الہی سے روشناس کرائیں۔ البتہ معلوم ہے کہ تمام زمانوں میں ایسے رہنماؤں کا وجود لازم و واجب ہے جو شریعتِ الہیہ کو مخلوقات تک پہنچائیں۔ چونکہ زمینِ سحتِ الہیہ سے خلی نہیں رہتی ہمارے عظیم ترین پیغمبر اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ جو کہ خاتم الانبیاء اور ختمِ مہجودات اور اشرف کائنات ہیں۔ اور اپنی کامل ترین شریعت کی حکم ترین کتاب یعنی قرآن مجید کے ساتھ مخلوقات کی ہدایت و رہنمائی کے لئے مبعوث ہوئے اور

اور آپ نے خداوند عالم کی شریعت مطہرہ کو لوگوں تک پہنچایا۔ جو کہ تمام مخلوقات کے لئے ہدایت اور رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ اور اپنے فرائض تبلیغ کی تکمیل کرنے کے بعد آپ نے خداوند عالم کے ارادہ مشیت سے اس فانی اور ناپائیدار دنیا کو الوداع کر کے عالم بقاء اور جہان حجابیدان کی طرف سفر اختیار فرمایا اور یقیناً یہ بات بدیہی ہے کہ جس طرح لوگوں کی ہدایت کے لئے خداوند عالم پر لازم ہے کہ وہ ازراہ لطف انبیاء اور شریعت بھیجے اس طرح ازراہ لطف شریعت کی حفاظت اور نگہبانی کے لئے اس پر لازم ہے کہ خلیفہ اور امام کا تعین کرے جو کہ علم لدنی اور دانش انبی کا مالک ہو اور آنحضرت کے بعد شریعت کو دشمنان دین اور خیانت کاروں کی دست برد سے محفوظ کرے جو کہ ابتداء اسلام سے آج تک ہمیشہ موجود رہے ہیں۔ اور اختلافات اور مشکلات کے وقت حکم الہی اور شریعت کے لوگوں تک پہنچا کر ان کو گمراہی سے نجات بخشنے۔ آنحضرت کے بعد حفظ شریعت کے اس عہد بیدار اور مروج دین کو "امام" کہتے ہیں۔

ولایت مطلقہ معصومینؑ

(۷) اگر ہم بنظر دقیق و با تحقیق دنیا نے عالم کی خلقت کا مطالعہ کریں تو اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ خداوند مہربان نے از روئے حکمت موجودات میں سے ہر موجود کے لئے چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا ایک مرکز اور قطب مقرر کیا ہے۔ اور تمام اعضاء و جوارح اس کے تابع اور ان کی بقا اس کی بقا کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور عالم وجود کا اہم ترین مرکز ہی جزاء العظیم اور عظیم نظام شمسی کا قلب آفتاب عالم تاب کو قرار دیا ہے۔ کہ بے شمار الیکٹرون اور سارے اس کے ارد گرد چکر لگاتے ہیں۔ اور اس سے کسب نور و فیض و حیات حاصل کرتے ہیں۔ یہ قانون تمام افراد خلقت اور خود انسان کے وجود میں بھی قائم ہے اور ناقابل تبدیلی ہے۔ البتہ عالم

عالم اکبر اور جہان ہستی میں بھی اس کی رعایت کی گئی ہے۔ اور تدبیر و بقا، عالم کے لئے اس کو مرکز اور قطب قرار دیا گیا ہے اور واضح ہے کہ یہ عظیم مخلوق جو کہ باہر الہی عالم امکان کے لئے قطب اور جہان ہستی کے لئے قلب کی منزلت رکھتی ہے۔ وہ صرف ہمارے پیغمبر محبوب حضرت رسول اکرمؐ ہیں جو کہ اشرف موجودات ہیں۔ اور کوئی بھی مقام معنوی اور رتبہ ملکوتی تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔ اسی مقام کو ولایت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور آنحضرتؐ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس مرتبہ کے مالک حضرت صاحب ولایت مولائے اہل عالم حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب اور ان کے گیارہ فرزندان، بزرگواران ہیں۔ جن میں سے ہر ایک اپنے مقام پر قطب عالم امکان اور دائرہ وجود کا نقطہ مرکزی ہیں۔ اور بامرونگہائی خداوندی یہ ذوات مقدسہ عوالم ہستی کے حاکم اور مدبر ہیں۔ اور یہ رتبہ کبھی بھی ان سے سلب نہیں ہو سکتا۔ اور تمام مخلوقات چاہے ظاہریوں یا باطن ان کے وجود سے نور و فیض و حیات کا اکتساب کرتی ہے۔ ان گزشتہ مطالب کے اثبات کے لئے عقلی دلائل کے علاوہ ہمارے پاس قرآن و حدیث میں سے دلائل بھی موجود ہیں۔

ما نقطہ فرمائیں

احکام الشیعہ ص ۶۲ تا ۶۳ مطبوعہ ملتان

باب چهارم

نور خدا جل جلاله

سرکار آیت الله العظمی الامام المصلح میرزا حسن الحائری الاحقاقی
دام نفعه العالی ارشاد فرماتے ہیں۔

” و ما ذات مقدس و حقیقت و الادی حضرت خیر المشر
بدون اختلاف در عقیده عامه مسلمانان از نور خدا
آفریده شده است۔ و قبل از آدم ابوالبشر هم موجود
بوده بلکه پیغمبر هم بوده است بدیل صبی حدیث کنت
نبیاً و آدم بین الماء والطين که متفق علیہ میان شیعه
و سنی است و آن نور پاک و الوار سایه معصومین
علیهم السلام بعنوان و ولیہ در اصطلاح طاهره
و ارحام مطهره گموش نموده تا اینکه دلایل
بشری بجای هدایت بشر ظاهر گشتند ” اشهد انک
کنت نوراً فی الاصلاّب الثامنه و الارحام المطهره
لم تجسک الجاهلیه با نجاسها و لم تلبسک من
مدھمات شیاطینا۔ ” پس در اینکه وجود مبارک
محمد و آل اطہارش صلوات الله علیہم اجمعین
قبل از همه موجودات به ارادۀ خداوند تعالی
آفریده شده است قابل انکار نیست و احادیث

بیشمار از طرف عامہ و خاصہ وارد شدہ و کتب و
مکلفات علمای اسلام را مملو ساختہ و منکر این
ہمدہ آیات منکر حقائق و سلمات امت بنا برین
حقیقت نودانی پیغمبر در واقع غیر از طینت بشر است۔
لاحظہ فرمائیں۔

کتاب مستطاب نامہ آدمیت جز دوم ص ۷۷ مطبوعہ تبریز ایران۔
حقیقت مقدس حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلا اختلاف کوز خدا سے عالم
وجود میں جلوہ گر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوالبشر آدمؑ سے پہلے
موجود تھے۔ اور پیغمبر تھے۔ اس پر شیعہ سنی میں متفق علیہ حدیث۔ کنت نبیا
آدم بین النساء والاطین شہید ہے اور آپ کا کوز اقدس اور انوار معصومین بعنوان
دولیت اصلااب طاہرہ سے احرام مطہرہ میں منتقل ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ
لباس بشری اوڑھ کر بشر کی رشد و ہدایت کے لئے ظاہر ہو گئے۔ حضرت
تھامس العیاء حضرت سید الشہداء علیہ تحیۃ والثناء کی زیارت میں وارد ہے۔
استشهد۔ انک کنت کوزانی الاصلااب الشامخۃ والارحام
مطہرہ لم تنسک المجاہلیۃ باجسامہا ولم تبک من
مد اللہات ثیابہا

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بلند تر اصلااب طاہرہ اور احرام مطہرہ میں بھی
نور تھے۔ اور جاہلیت کی نجاستوں سے آلودہ نہیں ہوئے۔ اور نہ ہی جاہلیت کا
لباس آپ نے اوڑھا۔ اس باب میں کوئی اشکال نہیں کہ حضرات محمد و آل محمد صلوٰۃ
اللہ علیہم اجمعین تمام موجودات سے پہلے ارادہ خداوند متعال سے خلعت وجودی
میں جلوہ افروز ہوئے اور اس سلسلہ میں عامہ و خاصہ کی طرف سے بے شمار
احادیث وارد ہوئی ہیں اور ان سب روایات کا منکر فی الحقیقت حقائق اور سلمات

دین کا منکر ہے۔

بنا بریں حقیقت نورانیہ محمدیہ حقیقتاً طینت البشر کے علاوہ ہے۔

ما فوق البشر

حقیقت پاک پیغمبر ما فوق طینت البشر است بلکہ قابل مقایسہ ہم نیست در ہر گاہ
بخوابیم واقعاً مقایسہ کنیم باید بگوئیم مقام پیغمبر مقام آفتاب و موش و شاخص
است و مقام عالی ترین فرد بشر مقام نور و اثر و صورت در آئینہ است۔

پس موجود لاہوتی بودہ کہ بہ ارادہ خدا لباس بشری پوشیدہ و برای رہبری
در نہانی ناسوتیان بدن ہیکل ظاہر گشتہ است چنانکہ جبرئیل امین ہم گاہ گاہ
لباس بشری پوشیدہ و در صورت وحیہ کلمی ظاہر میشد "و لوجعلنا ملکاً یجعلناہ
رجلاً و لیلینا علیہ ما یلبسون۔"

ملاحظہ فرمائیں۔

کتاب سنیاب نامہ آدینیت ہزدوم ص ۷۷ مطبوعہ تبریز ایران۔

پیغمبر پاک صلی اللہ علیہ وآلہ کی حقیقت "حقیقت محمدیہ"

طینت البشر سے ما فوق ہے۔

اور اس کے ساتھ قیاس ممکن نہیں؛ اگر ہم چاہیں کہ ضروری قیاس کریں گے تو
یہ کہنا چاہیے کہ نقیض پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ مقام آفتاب اور مقام موش ہے یعنی آپ موش کا
و منیر موجودات ہیں۔ اور آپ کے لئے فرد بشر کا عالی ترین مقام ہے۔ آپ نور خدا
و اثر یعنی صادر اول اور صفات کمالیہ جلالیہ و جالیہ کا آئینہ (منظر صفات الہیہ) ہیں۔

پس آپ موجود لاہوتی ہیں جو کہ ارادہ خداوندی سے لباس بشری پہن کر
عالم ناسوت میں ناسوتیوں کی ہدایت در نہانی کے لئے اس ہیکل میں ظاہر ہوئے

جیسا کہ جبریل امین بھی کبھی کبھی لباس بشری میں آیا کرتے تھے۔ اور صورت وحیہ کلبی میں ظاہر ہو جاتے تھے۔

وَلَوْ جَعَلْنَا مَلَكًا لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَیْسَ لَهُ مَا فِی سُبُوتٍ۔

دوسرا سوال :-

اول :- حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام نور خدا اور مخلوقِ اول ہیں اسی وجہ سے آپ کی حقیقت کو حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہہ کہا جاتا ہے۔

ثانی :- حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ حضرت ابوطالب صلوٰۃ اللہ علیہما تک آپ کا نور اقدس اصلا ب طاہرہ و ارحام مطہرہ سے ہوتا ہوا ظاہر ہوا۔ اور جن جن ہستیوں سے آپ کا نور ہو کر آیا وہ کفر و شرک کی نجاست سے آلودہ نہیں ہوئے۔

ثالث :- یہ نفوس قدسیہ حقیقت میں نور ہیں۔ مگر ہدایت بشر کے لئے لباس بشری زیب تن فرمایا۔ جیسا کہ جناب جبریل امین لباس بشری اور صورت وحیہ کلبی میں ظاہر ہوئے تھے۔ ان کا لباس بشری ہوتا تھا اور حقیقت نوری جس طرح لباس بشری سے ان کی حقیقت اصلی پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ پس حضرات اہل بیت علیہم السلام بھی یہی لباس بشری میں جلوہ گر ہیں۔ اور اس سے ان کی حقیقت واقعبہر کوئی اثر نہیں پڑا۔

رابع :- جبریل امین کے لئے وحیہ کلبی کی صورت اور یہی لباس بشری بمنزل لباس ہیں۔ یہ بشریت مجازی ہے حقیقی نہیں پس اہلبیت اطہار علیہم السلام بھی مجازاً بشر ہیں۔ اور حقیقتاً نور خدا ہیں اور بشریت بمنزلہ لباس ہیں۔ ہمارے اس موقف کی تائید احادیث اہل بیت اور کلام علمائے امامیہ سے ہوتی ہے۔ سر دست ہم فقہیہ شہیر عارف مہر آیتہ العظمیٰ امام سید روح اللہ الموسویٰ الخنئی دام ظلہ کا ناطق فیصلہ درج کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

آں انوار الہی درہیئت انسانی و صورت بشری ظہور نمودند۔
لاحظہ فرمائیں:-

پرواز در ملکوت جلد اول ص ۲۷۵ مطبوعہ ایران

یہ نفوس قدسیہ انوار الہی تھے جو ہیکل انسانی اور صورت بشری میں ظاہر ہوئے۔
خاصاً :- یہ نفوس نورانیہ صادر اول مؤثرہ کائنات اور صفات الہیہ جلالیہ
وجہالیہ کے مظہر ہیں۔
اللہم صلی علی محمد وال محمد

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان واجب الاداعان

نحن اسرار الله المودعة في الهيكل البشرية ميتنا لم يميت
وعلينا لم يمت نزلونا عن الربوبية وانواعنا خطوط البشرية
فانا مبعدون عما يجوز عليكم من هون شدة قوا لوما استنطقهم
فان البحر ينزف وسر الغيب لا يدرك وكلمة الله لا يوصف

لاحظہ فرمائیں۔ طالع الانوار ص ۲۷۲ مطبوعہ تہران اسلامی جمہوریہ ایران

ہم ہیکل بشری میں رکھے ہوئے اسرار خداوندی ہیں ہمارا مرنے والا مردہ نہیں (زندہ ہے)
ہمارا غائب، غائب نہیں (حاضر و ناظر ہے)، ہمیں منزل توحید سے نیچے رکھو اور لوازمات
بشری سے بلند رکھو۔ پھر ہماری عظمت شان میں جو کچھ بیان کر سکتے ہو کم و کمند کر کہیں ہو سکتا
اسرار ہائے غیب پائے نہیں جاسکتے۔ اور کلمہ الہیہ جو یہ کئی تعریف بیان نہیں ہو سکتی۔

باب پنجم

ولایت مطلقہ

حضرت مہرج عالیقدر آیتہ اللہ العظمیٰ الامام المصلح الحاج میرزا حسن الحائری

الاحقانی دام ظلہ ارشاد فرماتے ہیں۔

قطب عالم امکان

اگر ہم بنظر دقیق و با تحقیق دنیا مئے عالم کی خلقت کا مطالعہ کریں تو اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ خداوند مہربان نے از روئے حکمت موجودات میں سے ہر موجود کے لئے چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا ایک مرکز اور قطب مقرر کیا ہے۔ اور تمام اعضاء و جوارح اس کے تابع اور ان کی بقاء اس کی بقاء کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور عالم وجود کا اہم ترین مرکز ہی ہزار اہم اور عظیم نظام شمسی کا قلب آفتاب عالم تاب کو قرار دیا ہے کہ بے شمار الیکٹرون اور ستارے اس کے ارد گرد چکر لگاتے ہیں اور اس سے کسب نور و فیض و حیات حاصل کرتے ہیں۔ یہ قانون تمام افراد خلقت اور خود انسان کے وجود میں بھی قائم اور ناقابل تبدیلی ہے۔ البتہ عالم اکبر اور جہان ہستی میں بھی اس کی رعایت کی گئی ہے۔ اور تدبیر و بقاء عالم کے لئے اس کو مرکز اور قطب قرار دیا گیا ہے۔ اور واضح ہو کہ یہ عظیم مخلوق جو کہ بامر الہی عالم امکان کے لئے قطب اور جہان ہستی کے لئے قلب کی منزلت رکھتی ہے۔ وہ صرف ہمارے پیغمبر محبوب حضرت رسول اکرم ہیں جو کہ اشرف موجودات ہیں۔ اور کوئی بھی اس مقام معنوی اور رتبہ ملکوتی تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔

اسی مقام کو دلالت سے تعبیر کیا جاتا ہے اور آنحضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کے بعد اس مرتبہ کے مالک حضرت صاحب دلالت مولائے اہل عالم حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب اور ان کے گیارہ فرزند ان بزرگواران ہی جن میں سے ہر ایک اپنے مقام پر قطب عالم امکان اور دائرہ وجود کا نقطہ مرکزی ہیں اور بامرو نگہبانی خداوندی یہ ذوات مقدسہ عوالم ہستی کے حاکم اور مدبّر ہیں اور یہ رتبہ کبھی بھی ان سے سلب نہیں ہو سکتا۔ اور تمام مخلوقات چاہے ظاہر ہوں یا باطن ان کے وجود سے نور و فیض و حیات کا اکتساب کرتی ہے۔

لاحظہ فرمائیں :- احکام الشیعہ ص ۶۲۷ مطبوعہ مغان۔

افادات :-

حضرت الامام المصلح احقاقی دام ظلہ کے اس ارشاد حق بنیاد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اہل بیت علیہم السلام دلالت مطلقہ تکوینیہ کے مالک ہیں اور عالم امکان و جہان ہستی کے لئے قطب و قلب کی منزل رکھتے ہیں۔ جس سے متدرجہ ذیل حقائق آشکار ہوتے ہیں۔

اولاً :- حضرات اہلبیت اطہار علیہم السلام قطب کائنات اور مرکز ممکنات ہیں اور ہی مقام امام ہے جو کہ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے خطبہ طاریہ میں تعریف امامت کرتے ہوئے بیان فرمایا۔

هو نقطة الكائنات وقطب الدائرات وسر الممکنات
وشعاع حلال الکبریا۔

لاحظہ فرمائیں۔ صحیفۃ الابرار جلد اول صفحہ ۱۸۵ مطبوعہ کویت۔

مشارق انوار الیقین فی سرائر امیر المومنین ص ۱۱ مطبوعہ بیروت لبنان

امام وہ ہے جو کائنات کا مرکزی نقطہ اور دائرات کا قطب (قطب عالم امکان) اور ممکنات کا راز اور حلال کبریائی کی شعاع ہے۔

ثانیاً:- اہل بیت علیہم السلام قطب کائنات ہیں جن سے اس جہان کی تدبیر وابستہ ہے۔ چنانچہ غیظ المقصرین آیت اللہ العظمیٰ السید روح اللہ الموسویٰ الخمینی دام ظلہ ارشاد فرماتے ہیں

بنابرین بانفی ہزار و کہ چون لیلۃ القدر لیلۃ توجہ تمام دلی کامل و ظہور سلطنت ملکوتیہ او است توسط نفس شریف دلی کامل و امام ہر عصر و قطب ہر زمان کہ امروز حضرت بقیۃ اللہ فی الارضین سیدنا و مولانا و ہادینا حجتہ بن الحسن العسکری ارواہنا لمقدمہ فذہ است تغیرات و تبدلات در عالم طبع واقع شود۔

پس ہر یک از جزئیات طبیعت را خواہد بطبیعی الحریکہ کنند و ہر یک را خواہد سرریح کند و ہر رزقی را خواہد توسعہ دید و ہر یک را خواہد تضییق کند و این ارادہ حق است و ظل و شعاع ارادہ ازلیہ و تابع فرامین الہیہ است۔

لاحظہ فرمائیں :- پر وازہ در ملکوت جلد دوم ص ۲۲۴ / ۲۲۸ مطبوعہ ایران۔

بنابرین کوئی مانع نہیں جو نہ لیلۃ القدر دلی کامل کو توجہ اور ان کی سلطنت ملکوتیہ کے ظہور کی رات ہے اور ان کے نفس شریف کے توسط سے عالم طبع میں تغیرات و تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں اور ہر زمانے کا دلی امام عصر اور قطب زمان اس فرضیہ کو سرانجام دیتا ہے اور آجکل حضرت بقیۃ اللہ فی الارضین ہمارے سرور مولانا و ہادیما حجت بن الحسن العسکری ارواہنا لمقدمہ فذہ قطب زمان دلی کامل اور امام دوران ہیں۔ آپ ہی کے ذریعہ جہان ہستی میں تغیرات و تبدلات واقع ہوتی ہیں۔ پس آپ جزئیات طبیعت میں سے جس تیز حرکت کو چاہتے ہیں آپ ہمتہ کرتے ہیں۔ اور جس رزق کو چاہتے ہیں وسیع کرتے ہیں۔ اور جس آہستہ حرکت کو چاہتے ہیں تیز کرتے ہیں۔ اور جس رزق کو چاہتے ہیں تنگ کرتے ہیں۔ اور ان کا یہ ارادہ حق تعالیٰ کا ہی ارادہ ہے۔ اور ارادہ ازلیہ کا ظل (سایہ) اور شعاع ہے اور فرامین الہیہ

کے تابع ہے۔
اب حضرت امام خمینی کے اس بیان حق ترجمان سے واضح ہوا کہ قطب کائنات
امام علیہ السلام جہان ہستی کے مدبر اور متصرف فی العوالم ہیں۔ اور تمام امور تکوینیہ آپ
ہی کے ذریعے سرانجام پاتے ہیں۔

توقیعات مبارکات

ولایت تشرعی اور ولایت تکوینی کے متعلق ہم نے حضرت استاذی الاعظم آیت اللہ
العظمیٰ الامام المستید عبد الاعلیٰ الموسوی السبزواری مدظلہ العالی علی
راس المؤمنین زعمیم خودہ علیہ نجف اشرف عراق اور مرجع عالی قدر آیت اللہ العظمیٰ
الامام المصلح الحاج میرزا حسن المحامدی الاحقاقی مدظلہ العالی راس المؤمنین
کی خدمت میں ایک استفتاء بھیجا، دونوں ہستیوں کے جوابات پیش کرنے کی سعادت
حاصل کر رہے ہیں۔

آیت اللہ سبزواری دام ظلہ نے فرمایا۔

”انسان کامل در تمام مراتب ایمان تصرف در امور تکوینیہ باذن اللہ تعالیٰ مبادیہ“

آیت اللہ احقاقی دام ظلہ نے فرمایا۔

”ولایت محمد و آل محمد علیہم السلام تشرعی و تکوینی است (ہر درم) و ایشان از جانب حق
حیل و علاوہ ہر درجہ حکومت دارند“

باب ششم علم غیب

سرکار آیتہ اللہ العظمیٰ الامام المصلح الحاج میرزا حسن السامری
الاحقانی ارشاد فرماتے ہیں۔

"مَنْ نَفَقَتْهُ بَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ الْغَيْبَ
يُعَلِّمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا مَنْ عِنْدَ نَفَقَتِهِ وَكَذَلِكَ سَأَلَ
الْمَعْصُومِينَ يَعْلَمُونَ نَبِيَّ اللَّهِ وَرَسُولَهُ

ملاحظہ فرمائیں۔ الدین بن السائل والمجیب: جلد اول صفحہ مطبوعہ کویت۔
ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتعلیم اللہ غیب کا علم رکھتے ہیں
نہ کہ اپنی طرف سے اور اسی طرح تمام معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین اللہ تعالیٰ
اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کے ساتھ علم غیب رکھتے ہیں۔

وضاحتی بیان :-

اس آئے معصومین کے لئے "علم غیب بالذات" کی بجائے "بالاستقلال" استعمال کیا کہ جہن
وہ از خود مستقلاً بلا عطیہ الہیہ عالم الغیب میں ہیں اور انکی بالذات عالم الغیب میں کیونکہ
علم ان کی حقیقت متقدسہ کا جز ذاتی ہے اور وہ اللہ کے نور عظمت سے تخلیق ہوئے ہیں
اور اس کے نور عظمت میں جہل نہیں ہے۔ بلکہ علم و نور دو جز والی ساختی ہیں۔ خداوند عالم
نے ان کی اول ایجاد خلقت میں انہیں عالم الغیب پیدا کیا ہے۔
اس کے بعد سرکار فرماتے ہیں۔

یہ تشریح صرف خواص علماء کے لئے جو استقلال و ذات کی اصطلاح سے واقف

ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

رسالہ مبارکہ دعوت اتحاد ۱۸/ ۱۹ مطبوعہ ملتان

علم ماکان وما یكون

یہ بزرگواران کتب الہی کے درس یافتہ اور مدرسہ ربانی کے شاگرد اور صاحبان علم لدنی ہیں۔ پس بعد رسول امت کو درس قرآن دینا انہی کی شان ہے، اور ان کے علاوہ کسی بھی شخص کو اس رتبہ و مقام تک رسائی حاصل نہیں ہوئی۔ کتاب اصول کافی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ کسی شخص کو بھی یہ دعویٰ حاصل نہیں کہ اس نے قرآن کو اس صورت میں جمع کیا کہ جس صورت میں وہ نازل ہوا۔ اگر کوئی یہ دعویٰ کرے تو وہ کاذب و مفتری ہے۔ مگر ہاں قرآن کو تنزیل کے مطابق جمع کرنے اور یاد رکھنے والے صرف حضرت علی بن ابی طالب اور ان کے بعد ان کی اولاد میں آئمہ اطہار علیہم السلام ہیں۔ ان کے سوا اور کوئی نہیں۔ پھر اسی طرح اصول کافی ہی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان آیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا، میں علوم کتاب خدا کو جانتا ہوں اور اس کتاب میں ابتداء خلقت سے تا ظہور قیامت جو کچھ ہوا اور ہو رہا ہے اور ہو گا مذکور ہے پس میں اس تمام کا عالم ہوں۔ اور اس انداز میں کہ جس طرح میں اپنے ہاتھ کی پتیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ (یعنی میں از ابتداء خلقت سے تا ظہور قیامت تک کے تمام علم کا احاطہ رکھتا ہوں) خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے قرآن میں تمام چیزوں کا بیان آیا ہے اسی طرح اصول کافی میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے، آپ نے فرمایا وہ شخص جو کتاب خدا کا خطوطاً سا علم رکھتا تھا (یعنی آصف بن برخیا) اس نے (جناب سلیمان بن داؤد صلوٰۃ اللہ علیہ) سے کہا کہ میں بیستم زدن سے بھی پہلے تخت بلقیس کو، آپ کے حضور لا حاضر کرتا ہوں۔ اس کے بعد حضرت صادق علیہ السلام نے اپنی

باقہ کی انگلیوں کو کھول کر اپنے مبارک سینہ پر رکھا، اور فرمایا۔
 ”خدا کی قسم کتاب خدا کا کامل و مکمل علم ہم آل محمد کے پاس ہے۔“
 لہذا اس مختصر سی تشریح کے بعد اہل فکر و نظر کے لئے یہ امر کسی مزید دلیل
 کا محتاج تو نہیں رہا کہ کسی طرح یہ ذات متعالیات تمام معارف اور اسرار کے
 عالم اور اہل جہاں کی حقیقتوں سے واقف ہیں۔

ظاہر ہے کہ جب قرآن حکیم کا پورا پورا علم ان بزرگواروں کے سینہ ہائے پر
 گنجینہ میں محفوظ ہے تو یہ امر تو بدیہی ہو گیا کہ ان کی چشمہائے حقیقت آگاہ سے دنیا
 کی کوئی تشکیک و تشویش پیدا نہیں رہ سکتی۔ پس فیض نہ رہے کہ یہ مقام و مرتبہ
 کسی کسب و ریاضت سے ان کو حاصل نہیں ہوا۔ بلکہ خاص لطف الہی اور عطائے
 پروردگار کا نتیجہ ہے۔ یہ مقدس ہستیاں جو کچھ جانتی ہیں، صرف منبع فیض ربانی
 اور خاص رحمت الہی کے سبب کہ جو کسی لمحہ بھی ان سے حق تعالیٰ منقطع نہیں فرماتا۔
 ملاحظہ فرمائیں :- احکام الشیعہ ص ۸۶/۸۷ مطبوعہ لبنان۔

علم اساطی حضوری

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کا اشدائق بنیاد
 لقد علمت ما فوق الفردوس الاعلیٰ وما تحت المسابقہ السفلیٰ وما فی
 السموات الاعلیٰ و بینہما وما تحت الثریٰ کل ذلک علم احاطۃ لا علم اخبار الخ
 ملاحظہ فرمائیں۔ شادی انوار الیقین فی اسرار امیر المؤمنین ص مطبوعہ بیروت لبنان
 ”میں جانتا ہوں جو فردوس اعلیٰ سے اوپر ہے اور جو کچھ زمین کے ساقیوں طبق سے نیچے ہے۔
 اور جو کچھ بلند آسمانوں اور ان کے درمیان اور زمین کے نیچے تحت الثریٰ میں ہے اور یہ سب
 کچھ علم اساطی سے جانتا ہوں نہ کہ علم اخباری التفاتی سے۔“

باب ہفتم

منظاہر صفات الہیہ

سرکار المرحوم الزعم آیتہ اللہ العظمیٰ الامام المصلح الحاج میرزا حسن الحائری

الاسحقانی دام ظلہ العالی ارشاد فرماتے ہیں۔

گوئیم کہ خدا نیتند و شریک خدا ہم نیتند و بدون ارادہ خدا ہم کاری نتوانند
 ہرچہ بستند بندہ مقرب و مظہر صفات ربوبی و سفیر و ترجمان شریعی و کوئی خالق کائنات
 و از خود بیگ نہ رایی و استقلالی ندارند بل عباد مکرمون لایسبقونہ بالقول و ہم بامرہ
 یعملون اینست عقیدہ صحیح و نمط اوسط۔ و مدار عقاید غالبان و قالہان و شیعتنا النمط
 الاوسط۔

لاحظہ فرمائیں۔ نامہ آدمیت جلد دوم ص ۸۲/۸۱ مطبوعہ تبریز ایران۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ نفوس قدسیہ خدا نہیں اور نہ ہی خدا وند عالم کے شریک ہیں
 بلکہ یہ ارادہ خدا وندی کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے وہ جو بھی ہیں خدا کے مقرب بندے
 ہیں اور صفات الہیہ کے مظہر ہیں۔ اور خالق کائنات کے متکون و تشریع میں
 ہیں، ترجمان و سفیر ہیں۔ اور انچا طرف سے کوئی رائے اور استقلال نہیں رکھتے ہیں۔

بل عباد مکرمون لایسبقونہ بالقول و ہم بامرہ یعملون۔

یہ صحیح عقیدہ ہے اور نمط اوسط ہے۔ غلط فہمی و مقصرین کے عقائد باطلہ سے دور
 ہے۔ و شیعتنا النمط الاوسط ہمارے شیعہ نمط اوسط پر چلنے والے یعنی جادہ مستقیم
 پر گامزن ہیں۔

منظمر صفات الہیہ جلالیہ و جمالیہ

علاقہ بہ حضرت حق بہ حد کمال می رسد دکا ملائکتا پرست می شود، اینجاست کہ صفات جلال و جمال در وی ظاہر می گردد و منظور ربوبی می شود و بہ ہمیں بہت حضرات معصومین علیہم السلام را نفی ہیز فعل خدا نبوده و تمام افعال ایشان الہامی از جانب خدای ذوالجلال پودہ است۔

لاحظہ فرمائیں۔ نامہ آدمیت جز اول ص ۵۲ مطبوعہ تیریزہ ایران
اور جب حق تعالیٰ کے ساتھ تعلق حد کمال تک پہنچ جاتا ہے۔ اور کمالاً توحیدی ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت بندہ صفات الہیہ جلالیہ و جمالیہ کا منظر بن جاتا ہے اور وہ منظر ربانی یعنی صفات ربانیہ کمالیہ کو ظاہر کرنے لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے حضرات معصومین علیہم السلام کے تمام افعال اللہ تعالیٰ کے ہی افعال تھے۔ ان کے تمام افعال الہامی اور حضرت خدای ذوالجلال کی طرف سے تھے۔ اسی لئے فرمایا۔

كُـمـا دُمِـيـتَ اِذْ دُمِـيـتَ وَلَـكـيـنَّ اللّٰهَ رَمٰی ۔ سورۃ الانفال آیت ۱۷
اے میرے رسول! یہ کہہ یاں آپ نے نہیں پہنکیں بلکہ اللہ نے پھینکیں ہیں۔

تقریب استدلال

سرکار سید الفقہاء والمجتہدین صدر الحکماء العظمین الامام المصلح الحاج میرزا حسن الحائری الاحقاقی دام ظلہ العالی نے جن مناقب نورانیہ اور مقامات معنویہ کا ذکر فرمایا ہے یہ سب فضائلیات اہل بیت اطہار صلوات اللہ علیہم سے مانوڈ ہیں۔ افق معرفت سے آفتاب عرفان کی شعاعوں سے مندرجہ ذیل نکات مرتب ہوتے ہیں۔
اولاً۔ حضرت محمد دآل محمد علیہم السلام نہ شریک خدا ہیں اور نہ ہی ارادہ خداوندی کے بغیر کچھ کرتے ہیں۔ بلکہ

وما تشاؤون الا ان یشاء اللہ . سورة الاحقاف ۳۰

یہ تو دہی چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے ۔

ثانیاً۔ چونکہ یہ نفوس نورانیہ ، عبودیت کے افق اعلیٰ پر تجلی فرماتی ہیں، لہذا فرمان معصوم العبودیتہ حبوہرۃ کئھھا الربوبیتہ کے مطابق یہ ذوات مقدسہ صفات ربانیہ جلالیہ و جمالیہ کے منظر ہیں۔

ایضاح المرام

لا یزال یتقرب الی عبدی بالنوافل حتی احبہ فاذا
فی جیبہ کنت لہ (اسمعہ الذی یسمع بہ و بصیرہ الذی
یبصر بہ و لسانہ الذی ینطق بہ و یدہ الذی یمس بہ)
لاحظہ فرمائیں ۔

پرواز در ملکوت - جلد اول - صفحہ ۳۹ مطبوعہ سیران

سرکارِ ایتہ اللہ تعالیٰ دامنِ ظلہ مذکورہ بالا حدیثِ قدسی کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اولاً۔۔۔ جب سالک ظلمانی کیفیتِ نفس سے نکل کر کاملاً عالمِ نفس کو طے کرتا ہے تو انوارِ ربوبی کی نکل کے اثر سے کوہِ اینت اور انانیتِ رمیزہ رمیزہ ہو جاتا ہے اور انسان سترِ ہزار حجاباتِ ظلمانی و فوہانی کو پھیر لیتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے حجاباتِ معراج میں ہر حجاب کو طے کرنے کے بعد تکبیر کہی اس کی نمبر ائمہ اطہار نے تکبیراتِ افتاحیہ صلوٰۃ (نماز) کے ذکر میں فرمائی ہے۔

تو اس وقت حق تعالیٰ خود انسانِ تھالک کے وجود پر جلدہ گر ہو جاتا ہے۔ پس سالکِ حق کے ساتھ ہی سنتا ہے اور حق کے ساتھ ہی دیکھتا ہے اور قدرتِ حق کے ہاتھ سے ہی قوتِ ظاہر کرتا ہے۔ اور حق کے سوا اس سے کوئی چیز صادر نہیں ہوتی اور وہ زبانِ حق سے ہی تکلم کرتا ہے۔ اس رتبہ پر ممکن ہونے کے بعد اس کو تقربِ الہی وسیع مقدار میں حاصل ہو جاتا ہے اور بساطِ قرب کی بدولت ہر دورِ شے اس کے نزدیک ہو جاتی ہے۔ اور سالکِ تادیبِ الہی سے متادب ہو جاتا ہے۔ اور خلقی صفات و ملکات اس میں مضمحل ہو جاتے ہیں۔ اور جو ہر عبودیت اپنے مقام تک پہنچتا ہے۔ اور ربوبیت ظاہر ہو جاتی ہے۔

دو چہرہ عبودیت کہتے ہیں۔ درسد و عبودیت فانی و محقق شہود و ربوبیت ظاہر و چہرہ الکر و۔۔۔

لاحظہ فرمائیں۔۔۔ پیرانہ دہکوت جلد اول صفحہ ۱۴۱ مطبوعہ ایران۔

ثانیاً۔۔۔ اس منزل پر فائز ہونے کے بعد سالک کا تمام وجود حقانی ہو جاتا ہے اور حق تعالیٰ اس کے آئینہ وجود میں دیگر موجودات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اور انسانِ کامل اس منزل پر پہنچ کر مشیتِ مطلقہ کا افق بن جاتا ہے۔ جیسا کہ اولیاءِ کمالین الہی حضراتِ معصومین علیہم السلام کی

زیارت میں وارد ہے۔

ارادة الرب في مقادير امورہ تهييط اليك وليصدر من يوتكم
الله تعالىٰ كالا اراده اپنے امور مقدرہ کے متعلق آپ پر نازل
ہوتا ہے اور پھر آپ کے کاشانہ اقدس سے نافذ ہوتا ہے۔

پس انسان کامل کی روحانیت عین مقام ظہور فعل حق قرار پاتا ہے جیسا
کہ حضرت نے فرمایا نحن صنائع الله والخلق بعد صنائع لنا اسی مرتبہ کی
بدولت حضرات معصومین علیہم السلام کو عین الله اذن الله جنب الله بده الله
اور وجہ الله کہا گیا ہے جیسا کہ زیارات میں وارد ہے۔ السلام علی عین الله
الناظرة واذنه الواعية ویدہ الباسطة السلام علی جنب الله الموضی
ووجہ المصنیعی

اور دعائے رجبیہ میں وارد ہے۔

لا فوق بينك وبينهما الا انهم عبادك وخلقك۔

اے اللہ تجھ میں اور ان (محمد و آل محمد) میں کوئی فرق نہیں سوائے اس کے
کہ وہ تیرے بندے اور تیری مخلوق ہیں۔

بس کتم گمہ ایس سخن انس و جن شود

خود جگہ چہ بود کے خارا خون شود

ملاحظہ فرمائیں:- مخصر پیر و اذدر ملکوت جلد اول ص ۳۹ تا ۴۱ مطبعہ میران۔

اسی منزل عبودیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام اجماعی دام ظلہ نے
فرمایا کہ اہل بیت علیہم السلام صفات الہیہ کے مظہر ہیں اور امور تکوینیہ و امور
تشریعیہ میں حق تعالیٰ کے ترجمان و سفیر ہیں۔

ثالثاً:- مظہر اسمائے الہیہ
ان باریتات قلبیہ میتواہد مظہر اسماء اللہ وایت کبریٰ

الہیہ مشورہ وجود اور وجود ربانی و متصرف در ملکوت اور دست جمال و جلال الہی باشد و در حدیث قریب باین معنی است کہ ہمانا روح مؤمن القائلش بخدا الہ تعالیٰ شدید تر است از اتصال شعاع شمس بآکن یا بنور آکن ۔

ملاحظہ فرمائیں ۔ میرداد در ملکوت جلد دوم ص ۱۲۱ مطبوعہ کویت ۔

انسان اپنی ریاضات قلبیہ کی بدولت اس بات کی استطاعت رکھتا ہے کہ وہ اسمائے الہیہ کا مظہر اور آیت الہی کبریٰ بن جائے اور اس کا وجود وجود ربانی بن کر ملکوت خداوندی میں تصرف کرے اور اس کے باعث دست جمال و جلال الہی ہو جائیں ۔ اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ مومن کی روح کا حق تعالیٰ کے ساتھ اتصال اس قدر شدید تر ہے کہ وہ رقبہ شعاع کو آفتاب کے ساتھ اتصال میں حاصل نہیں ہے ۔

افادہ ۔

- ۱۔ یعنی کمال عبودیت کی بدولت انسان کامل بید اعمالہ الہی بن جاتا ہے ۔
- ۲۔ اس کا وجود وجود ربانی اور متصرف فی الکائنات ہوتا ہے ۔
- ۳۔ کمال عبودیت کے باعث اسمائے الہیہ کا مظہر اور آیت کبریٰ الہی ہوتا ہے ۔

ہو المقصود ۔

ازالہ اشتباہ

یہاں ہم اس شبہ کا ازالہ ضروری سمجھتے ہیں جو کہ بعض نام نہاد مومنین کی طرف سے وارد ہوتا ہے ۔ مقصود یہ کہتے ہیں کہ ہر انسان عبادت اور ریاضت کی بدولت یہ مقام حاصل کر سکتا ہے ۔ کہ وہ صفات الہیہ کا مظہر بن جائے مگر یہ ان کا وہم باطل ہے اس لئے کہ عبودیت مطلقہ کا مقام خودی الاستقامت سوائے اہل بیت اطہار کے کسی کو بھی حاصل نہیں ۔

چنانچہ فقہ دوران قدام انقلاب اسلامی آیتہ اللہ العظمیٰ السید روح اللہ الموسوی

النجینی دام ظلہ فرماتے ہیں۔

و باید دانست کہ عبودیت مطلقہ از اعلیٰ مراتب کمال و ارفع مقامات انسانیت است کہ جز اکمل خلق اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالا صالتہ و دیگرہ اولیای اکمل بالتبعیتہ کسی دیگر را از آن نصیبی نیست۔

ملاحظہ فرمائیں :- پیر و از در ملکوت جلد اول ص ۴۴ مطبوعہ ایران

اور یہ بھی جانتا چاہیے کہ عبودیت مطلقہ سو کہ انسانیت کے اعلیٰ مراتب و مقامات و کمالات سے ہے اس کو سوائے حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کے کسی نے بھی حاصل نہیں کیا۔ البتہ آنحضرتؐ نے بالا صالتہ پایا ہے اور اولیائے معصومینؑ نے بالتبع پایا ہے۔ اور دیگر اس مقام پر پہنچنے سے قاصر ہیں کسی کو یہ مقام نصیب نہیں ہوا۔

رابعاً :- انسان کامل :-

اعلم ان الانسان الکامل هو مثل اللہ الاعلیٰ و

آیتہ الکرسی و کتابہ المستقیم و النبأ العظیم و دھو

مخلوق علی صورۃ و منشأ بیدی قدرۃ و خلیفۃ

اللہ علی خلیفۃ و مفتاح باب معرفۃ من عرفہ

فقد عرف اللہ و هو بکل صفۃ من صفاتہ تجلی

من تجلیاتہ۔ ملاحظہ فرمائیں۔ شرح و معارف ص ۹۱ مطبوعہ ایران۔

جان لو کہ انسان کامل مثل علیؑ اور آیتہ اللہ الکرسی اور کتاب دہودی و نبأ عظیم ہے یہ وہ ہستی ہے جسے خدا نے اپنی صورت پر خلق فرمایا یعنی ان کی صفات جلالیہ و جلالیہ و کمالیہ و کمالیہ بنایا اور خود (نفسہا) اس کی آفرینش فرمائی۔ یہ مخلوق پر خدا کا خلیفہ ہے۔ باب معرفت الہی کی کلید ہے جس نے اس کی معرفت کی اس نے خدا کی معرفت کی و هو بکل صفۃ و تجلی من تجلیاتہ اور یہ خلیفۃ اللہ حق تعالیٰ کی تمام صفات سے متصف ہے اور تجلیات الہیہ کا آئینہ ہے۔

استعداد

شاہنشاہ کشور وجود ماسلطان این عالم اصغر کہ خلیفہ حق و
 متعال ولی مطلق است و ظالمت بی شمار دیگر را ہم
 عہدہ دار است، وی مژبی روح و روان و مراقب جسم و جان
 ماہم است، در ادقیاتوس پر تلاطم طبیعت و طوفان خروشان
 زندگی ناخدا می در زیدہ کشور وجود مای باشد۔

لاحظہ فرمائیں۔ نامہ آدمیت جزا اول ص ۹ مطبوعہ تبریز ایران۔

ہمارے کشور وجود کے شاہنشاہ اور اس عالم اصغر کے سلطان و فرمانروا
 خلیفہ حق متعال ولی مطلق ہیں۔ آپ کے بے شمار و ظالمت ہیں۔ جن کے آپ
 عہدہ دار ہیں۔ آپ ہماری روح کے مژبی اور جسم و جان کے نگہبان و نگہران
 ہیں اور فطرت کے پر تلاطم سمندر میں اور زندگی کے پیرے پورے طوفان میں رہائے
 کشور وجود کے ناخدا ہیں۔

رافادہ

اول:- حضرت ولی مطلق علیہ الصلوٰۃ والسلام عالم اصغر یعنی جہان
 ہستی کے حاکم و فرمانروا ہیں۔
 دوم:- حق متعال لم یزل ولا ینزال کے خلیفہ اور ولایت مطلقہ کے
 مالک ہیں۔

سوم:- مخلوقات ارضی و سماوی کے آپ نگہبان و نگہران ہیں۔
 چہارم:- مصائب و آلام مشکلات و مہالک میں آپ ہمارے مددگار ہیں
 پنجم:- مشکلات کے طوفان جب سفینہ حیات کو بھرنے لگتا ہے تو
 اس وقت یہی ذمات قدسیہ ہماری کشتی کے ناخدا ہیں اسی منزل نصرت کی

بدولت انہیں بظاہر مشکلات و قاضی الحاجات کہا جاتا ہے۔
ششم۔ ان ذات قدسیہ سے نصرت طلب کرتا قرآن و حدیث اور کلام
علمائے امامیہ سے ثابت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ ۱۵۳

اے ایمان والو مدد طلب کرو صبر اور نماز کے ساتھ۔

تفسیر :- سرکار آیت اللہ اعظمی سید روح اللہ الموسوی الخمینی دام ظلہ
فرماتے ہیں۔ اے عزیزِ حبان لو کہ کچھ روایات میں حضرت مولیٰ الموحّدین
امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا انا صلوٰۃ
مومنین و صبا مهم مومنین کی نماز اور روزہ میں ہوں۔ اور حضرت
صادق علیہ السلام نے مفضل بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو شرط لکھا اس میں فرمایا
عنّ الصلوٰۃ و عنّ الزکوٰۃ۔ ہم ہی نماز ہیں اور ہم ہی زکوٰۃ ہیں۔ نیز
قرآن مجید کی آیت شریفہ استعینوا بالصبر و الصلوٰۃ۔ صبر اور نماز سے مدد طلب
کردی تفسیر میں یہ فرمایا گیا ہے کہ صبر سے مراد آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ اور نماز سے مراد حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں۔

ہفتم۔ ناصر انبیاء۔ حضرت آیت اللہ خمینی فرماتے ہیں۔
معلم الرواحین و مؤید الانبیاء والمرسلین، علی امیر المومنین علیہ السلام اللہ
درود و سلام ہو ملائکہ کے استاد پر اور انبیاء و مرسلین کے مددگار حضرت امیر
المومنین علی علیہ السلام پر۔ ملائکہ فرمائی ہیں۔ مصباح الہدیٰ مکہ مطبوعہ ایران

حضرت آیت اللہ خمینی فرماتے ہیں

وَأَسْتَمِدُّ مِنْ أَوْلِيَاءِهِ الطَّاهِرَةِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔
میں اولیائے طاہرہ (اہلبیت اطہار علیہم السلام) سے دنیا اور آخرت میں
مدد کا طلب گزار ہوں۔

باب نہم

سلطنت کبریٰ و ولایت عظمیٰ

سرکار آیت اللہ آقائے الحاج میرزا حسن الخاثری استحقاقی مدظلہ العالی
از شاہ فرماتے ہیں۔

حضرات معصومین علیہم السلام راسہ مقام است۔ اول مقام حقیقی کہ
فرشتگان و ماسوی اللہ در این مقام خدمت گذار و تحت طاعت آل
بندگواران ہستند علم و ارادہ آنان ارادہ خداوند دانا و قدرت ایشان
قدرت پروردگار تو انا است ہیچ موجودی از دائرہ سلطنت کلیہ کبریٰ و
ولایت عظمیٰ آنان بیرون نیست و در این محلہ حتی انبیاء مرسلین و
ملائکہ مقربین از عظمت مراتب معنویہ شان بیخبرند چنانکہ میفرماید۔
الغالب علیہ حالاتہ لا یحتملہا ملک مقرب ولا نبی مرسل ولا مؤمن متحن
اللہ قلبہ لا یمان) و در این مقام سلیمی میگوید

تشیبہ کی نسبت در جہان شان وی مثال ایندی بود بد و ن شک جلال وی
کمال او کمال کمال حق کمال وی تمیتوان نظر کنی الا تو بہ جلال وی
زیچشم پر غبار خود پاک کن غبار صا۔
ملاحظہ فرمائیں۔

نامہ آدمیت جز دوم ص ۵۲ مطبوعہ تبریز ایران
حضرات معصومین علیہم الصلوٰۃ السلام کے تین مقام ہیں سب سے اول
مقام کو مقام حقیقی کہتے ہیں۔ یہ وہ مقام ہے کہ ماسوی اللہ جو کچھ بھی ہے ملائکہ
وغیرہ سب اس مقام میں ان نفوس نورانیہ کے خدمت گزار و اطاعت گزار ہیں۔

ان کا علم و ارادہ خدا کا علم و ارادہ ہے۔ اور ان کی قدرت پروردگار عالم کی قدرت ہے۔ موجودات عالم میں سے کوئی موجود بھی ان کی سلطنت کبریٰ اور ولایت عظمیٰ کے دائرہ سے باہر نہیں۔ اس مقام پر عام مخلوقات کو کجا حتیٰ انبیاء مرسلین اور ملائکہ مقربین بھی ان کی عظمت و جلال، رفعت و کمال اور مراتب معنویہ سے بے خبر ہیں۔ چنانچہ یہ فرماتے ہیں، کہ ہمارے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ ایسے حالات ہیں جن کے تحمل کی تاب نہ کسی فرشتہ مقرب کو ہے نہ کسی نبی مرسل کو، اور نہ ہی کسی مومن کو کہ جس کا دل خدا نے ایمان کے لئے آزمایا ہو۔

اسی مقام ذی اختتام کے متعلق سیلی فرماتے ہیں۔
 شہبشتی کہ نیست در بہا، نیال مثل وی مثال انیدی بود بدون شک جمال وی
 کمال و کمال حق، کمال حق کمال وی عظمتی تو ای نظر کنی الا تو بہر جلال وی
 ز چشم پر غبار خود پاک کن غبار ما

افادات

اولاً :- حضرات معصومین علیہم السلام ملک عظیم کے مالک ہیں اور ماسوائے اللہ پوری کائنات ان کے مطیع و تابع ہے۔
 ثانیاً :- ملائکہ مؤکلین اور مدبرات امور ان ذوات مقدسہ کے خدمتگار و اطاعت گزار ہیں۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا فرمانِ حق بنیان

"والذی رفح السماء بغیر عمد لو ان احدہم رام ان
یزول عن مکان بقدر نفس واحد لما نزل حتی اذن لئ و
کذا لک یصیر حال ولدی الحسن ولجدا الحسین وتسعة
من ولد الحسین تاسعہم قائمہم"

ملاحظہ فرمائیے :- صحیفۃ الابواب جلد دوم صفحہ ۴۹ مطبوعہ کربیت

حدائق الشیعہ ص ۳۸۸ مطبوعہ مشہد مقدس ایران

تفسیر الزمان جلد دوم صفحہ ۴۹ مطبوعہ قم مدرسہ ایران

خدا کی قسم جس نے بغیر ستون کے آسمان بلند فرمائے، اگر کوئی فرشتہ ایک سانس لینے کی دیر میں بھی میری اجازت کے بغیر حرکت کرے تو خداوندِ عالم اس کو ہلا کر رکھ کرے اور یہی ولایتِ حاکمیت میرے فرزندانِ امام حسن مجتبیٰ اور امام حسین علیہ السلام اور نو امام بیٹوں کو بھی حاصل ہے۔ جن کا آخری قائم آلِ محمد ہوں گے۔

حاکم ملائکہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کا یہ فرمان کہ ملائکہ ہمارے اور ہمارے محبوبوں کے خادم ہیں، یہ بھی ہمارے بیان کردہ مطلب پر شاہد ہے کہ کائناتِ عالم بہمہ اجزاء و جزئیات چاہے وہ جہنیاں اس کی علیٰ قوتیں ہوں یا اعلیٰ کا فرما ہوں یا کارگر یہ سب کے سب

ولی کامل کے اختیار میں ہیں۔ پس بعض ملائکہ مثلاً جبریل اور اس کے ہم طبقہ ملائکہ
 ولی کامل کے قوائے علمی ہیں۔ اور بعض ملائکہ مثلاً عزرائیل اور اس کے ہم درجہ اور
 دیگر آسمانی اور زمینی مدبر عالم فرشتے ولی کامل کے قوائے علمی ہیں۔ اور محبتوں کے لئے
 بھی فرشتوں کا خدمت گار ہونا ان ذوات مقدسہ کے تصرف کی بدولت ہے جیسا کہ
 نفس کے تصرف سے بعض اجزائے بدن کی بعض کی خدمت کرتے رہتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں۔ مصباح الہدائیہ ص ۲۴ مطبوعہ ایران

ثالثاً:- جملہ عوالم امکانیہ اہلبیت علیہم السلام کی سلطنت کبریٰ اور ولایت
 عظمیٰ کے دائرہ میں ہیں۔ اور تمام موجودات ان ذوات قدسیہ کے تابع ہیں۔ جیسا
 کہ احادیث متکاثرہ اس باب میں وارد ہیں۔ ہم صرف دو احادیث درج کرنے
 کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

(۱) حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں شق فمتر کے وقت جبریل آسمان
 سے نازل ہوئے اور عرض کی۔ یا محمد اللہ یقومک السوم ویقول لا الہ الا قداسوت کل
 شیء بطاعتک۔

ملاحظہ فرمائیں:- صحیفۃ الاسرار ص ۳۰ جلد دوم مطبوعہ کویت۔

تفسیر برہان جلد چہارم ص ۲۵۵ مطبوعہ ایران۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سخی تعالیٰ بعد از سلام فرما رہا ہے کہ میں نے تمام
 اشیاء کو حکم دیا ہے کہ وہ آپ کی اطاعت کریں۔

(۲) حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا

فان اللہ عزوجل قد اعطانی من طاعتہ سائر خلقہ

ملاحظہ فرمائیں:- صحیفۃ الاسرار جلد دوم ص ۲۲۵ مطبوعہ کویت

مدنیۃ المعاجمہ ص ۴۹۵ مطبوعہ تہران ایران

حدائقۃ الشیعہ ص ۶۴۱ مطبوعہ ایران

خداوند عالم نے مجھے تمام مخلوقات کا (مطابق احکام) قرار دیا ہے۔ اور تمام مخلوقات میری اطاعت کرتی ہیں۔

والجاء۔ سرکار آیتہ اللہ ضعیفی دام ظلہ فرماتے ہیں۔

(والله) فان للامام مقاماً محموداً ودرجۃً سامیۃً وفضلۃً تکتونیتہ
تخضع لولایتہا ووسطۃً جامعۃً ذرات هذا الکون۔

ملاحظہ فرمائیں۔ الحکومتہ الاسلامیہ ص ۵۲ مطبوعہ تہران ایران

امام علیہ السلام کو مقام محمود یعنی قابل تعریف مقام حاصل ہے۔ اور بلند درجہ اور عالم تکوینی کی خلافت حاصل ہے۔ یعنی خدا نے امور تکوینیہ امام کے سپرد فرمائے ہیں۔ اور اس کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی ولایت و سلطنت کے زیر نگین ہے۔
(۲) برای امام مقامات معنوی ہم است کہ سجداً از وظیفہ حکومت است واکں مقام خلافت کلی اللہی است کہ گاہی در لسان آئمہ علیہم السلام از اکں یاد شدہ است خلافتی است تکوینی کہ بحسب آں جمیع ذرات در برابرہ "ولی امر" خاضعند از ضروریات مذہب ما است کہ کسی بہ مقامات معنوی آئمہ (ع) ہمیرسد حتی ملک مقرب و نبی مرسل۔

ملاحظہ فرمائیں۔ حکومت اسلامی ص ۵۸ مطبوعہ ایران۔

چونکہ امام کے لئے معنوی مقامات بھی ہیں جو اس حکومت ظاہری کے فرقیہ کے علاوہ ہیں اور وہ معنوی مقام امام کی خلافت کلیہ الہیہ ہے جو بعض اوقات آئمہ علیہم السلام کے بیانات و ارشادات میں آچکی ہے اور وہ امام کی خلافت تکوینیہ ہے۔ جس کے بموجب تمام ذرات کائنات ولی الامر کے سامنے تابع و فرمانبردار ہیں۔

اور یہ بات ہمارے ضروریات مذہب میں داخل ہے کہ کوئی بھی ہمارے آئمہ اہل بیت علیہم السلام کے مقامات معنویہ تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا خواہ وہ ملک مقرب ہو یا نبی مرسل ہی کیوں نہ ہو۔

علم اساطی حضوری

سرکارِ ایتہ اللہ العظمیٰ الامام المصلح میرزا حسن الحائری الاجتہادی
دام ظلہ کا بیان :-

بزرگترین گفتار مادر حق حضرت معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین اینست
کہ عالم الغیب بستند و علمشان حضوری و اساطی است کہ در این خصوص میان
معتقدین و منکرین جبر و بحث فراوانی شدہ است۔ مسئلہ معراج در ای موضوع
جواب قطعی است چہا؟ برای اینکه صاحب معراج با این دودیدہ روشن خود ہم
زوایای عالم امکان را باز دید فرمودہ است و برای علم ارادی موضوعی نماندہ است
در این سفر پر برکت برای آل سرور بجائی نماندہ کہ در حالت غیب بماند تا بگوئیم
آں را میداند یا نمیداند از ہمہ دیدہ با غائب تر برای مخلوقات دنیوی بہشت و جہنم
آنحضرت است کہ آل و دراہم رویت فرمودہ است و ششمی ہم از احوال آل دو
برای اصحاب تعلقین نمودہ است۔ حتی بودن برخی از اشخاص را ہم در جہنم خبر دادہ
است در صورتیکہ زندہ بودہ اند و در واقع علاوہ بر طبی مکان طی زمان فرمودہ
است۔ و نگاہ کیا ماند کہ از نظر دور بین و زہرہ بین او غائب گردد۔

لاحظہ فرمائیں :- نامہ آدمیت جلد دوم ص ۱۷۷ مطبوعہ تبریز ایران
حضرات معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے حق میں ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ
عالم الغیب ہیں۔ اور ان نفوس قدسیہ کا علم اساطی و حضوری ہے۔ اور اس
مسئلہ میں معتقدین اور منکرین کے درمیان بہت زیادہ جبر و بحث ہوئی ہے۔
اور مسئلہ "معراج" اس مسئلہ کا مسکت جواب ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ صاحب معراج

تے اپنی چشم ہائے مبارکہ سے عالم امکان کے تمام زاویوں کا مشاہدہ فرمایا اور علم ارادی کے لئے کوئی موصوع نہیں چھوڑا۔ اس مبارک سفر میں کوئی مقام سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ سے حالت غیب میں نہیں رہا کہ ہم یہ کہہ سکیں کہ آپ فلاں جانتے ہیں اور فلاں نہیں جانتے؟ ہم یہ بات نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ مخلوقات دنیوی کی نگاہوں سے سب سے زیادہ غیب جنت اور دوزخ ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے ان کا بھی مشاہدہ فرمایا اور ان کے بعض اسواق و مکرم صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم سے بھی فرمایا۔ آپ نے بعض اشخاص کے دوزخی ہونے کی خبر دی، حالانکہ وہ ابھی زندہ تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ زمان و مکان دونوں پر حاوی ہیں اور انھیں غلطے فرما چکے ہیں۔ اب کوئی شے ایسی نہیں ہے جو آپ کی چشم ہائے نورانیہ سے پوشیدہ ہو۔

باب دہم

نگہبان موجودات و ناظر کائنات

پس اعتقاد صحیح کے مطابق جو خود آئمہ اطہر علیہم السلام سے روایت ہو کر ہم تک پہنچا یا اور عقل و منطق بھی اس کی تصدیق کر رہے ہیں۔ نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ امام اس ذات کو ماننا پڑے گا کہ سجدہ امر و تعلیم الہی ہر وقت اور ہر حال میں دانا ہو اور اولین و آخرین کے اسرار سے آگاہ اور اہل جہان کے کل حقائق سے واقف ہو کوئی چیز بھی اس کی چشم حقیقت بین سے مخفی اور چھپی ہوئی نہ ہو۔ خواہ وہ چیز دنیا کے مشرق میں ہو یا مغرب میں اور خواہ آسمانوں میں ہو یا زمین میں کیونکہ امام کی چشم حقیقت بین۔ دراصل اللہ ہی کی آنکھ واقع ہوتی ہے۔

ملاحظہ فرمائیں :- احکام الشیخہ ص ۸۱ مطبوعہ ملتان

فوائد :-

حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کے علم کے متعلق ہم نے سرکار مرجع اعظم امام احقانی کا جو فرمان زیب قرطاس کیا ہے اس سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوتے ہیں (۱) حضرات معصومین علیہ السلام کا علم اساطی و حضوری ہے۔ یعنی تمام کائنات پر یہ نفوس نوریہ محیط ہیں۔

(۲) یہ نفوس قدسیہ اسمائے خداوندی ہیں۔ اور اسمائے حسنہ میں ایک اسم (المحیط) ہے اور یہ اس کے منظر ہیں۔ لہذا جمیع عوالم پر احاطہ تامہ رکھتے ہیں۔ (۳) سرکار ائمہ اللہ العظمیٰ امام سید روح اللہ الموسویٰ الخمینی دام ظلہ العالی کا مندرجہ ذیل بیان ہمارے نظریے کی توجہ دہانی کرتا ہے۔ چنانچہ سرکار فرماتے ہیں۔

النبي المكرم صلى الله عليه وآله الذي احاطه بكل الاشياء
وترتيب تكميد كل عوالم وانشأت على طبق القضاة

ملاحظہ فرمائیں:۔ مصباح الہدایہ ص ۱۸۸ مطبوعہ ایران

پس نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ تمام اشیاء پر محیط ہیں۔ اور آپ کا علم تمام
اشیاء پر محیط ہے۔ تمام عوالم اور ان کے نشات کی ترتیب و تکمیل بر طبق قضائے
الہی کس طرح ہے۔ یہ آپ کے علم میں ہے۔

۴) جب ان ذوات مقدرہ کا علم اساطی اور حضوری ہے تو پھر یہ بھی ثابت
ہوتا ہے کہ کائنات کے تمام ذرات پر حاضر و موجود ہیں۔ چنانچہ سرکار آیتہ اللہ
اعظمی امام سید روح اللہ الموسویٰ الخمینی فرماتے ہیں۔

فهو عليه السلام بمقام ولایته الکلیۃ قائم علی کل
نفس بما کسبت ومع کل الاشیاء معیتہ فیو میۃ۔

ملاحظہ فرمائیں:۔ مصباح الہدایہ ص ۱۹۶ مطبوعہ ایران

پس آنحضرت ولایت کلیہ کے مالک ہیں اور اس کی بدولت ہر ایک کے ساتھ
کھڑے ہیں اور اس کے اعمال کو دیکھ رہے ہیں۔ اور بمعیت قیوم ہر ایک چیز کے ساتھ
موجود ہیں۔

توقیع مبارک

مسئلہ حاضر دناظر کے متعلق ہم نے حضرت مرجع عالی قدر آیتہ اللہ العظمیٰ الامام المصلح
الحاج میرزا حسن الحائری الاصفہانی دام ظلہ کی خدمت اقدس میں عرض کیا تو جواب میں آپ

نے توقیع مبارک لکھا میں کاپی ہمارے پاس محفوظ ہے۔ موسوی۔

نے ارشاد فرمایا۔

حضرات معصومین علیہ السلام بطور قیومیت درجہ امان و ازمنہ حاضر و ناظر می باشند۔
برائے اینکه منظر حضرت حتی قیوم هستند۔
معنی نیز ترجمہ۔

حضرات معصومین صلوات اللہ علیہم بطور قیومیت جگہ امان میں حاضر و ناظر ہیں
اس لئے کہ یہ ذوات مقدسہ حی القیوم کے منظر ہیں۔

باب یازدہم

حقیقت محمدیہ روحِ سہماں ہستی

حضرت صادر اول یا عقل کل و یا حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ است کہ خالق توانا و بارہ او میفرماید لولادت لما خلقت الافلاک معنی ای جملہ جمعی سادہ است و برخی باز حجت بسیار تفسیر و تاویل میکنند و بہترین تفسیر کنندگان فقط علت غائی بودن آنحضرت را ثابت مینمایند در صورتیکہ آن حقیقت محمدیہ در واقع روحِ سہماں ہستی و جوہرِ اعراضِ تکوین است و مقصود خداے اکبر از ایجاد عالمِ سہماں ذاتِ شعثخانی بودہ و سائیدہ موجودات فروع و اعصافِ میوہ و ادراق آن شجرہ طیبہ و زینت و جلال آن شاہنشاہ و طفیلی آن اصلی اصیل است۔ چنانکہ مقصود از خلقت آدم و عالم اصغر تنها حقیقت آدمیت است و این ہمہ اعضاء و جوارح تماماً طفیلی و تابع است۔ و امر و تدبیر آنہا درید قدرت و ارادہ حقیقت آدمی است البتہ باذن اللہ تعالیٰ و ارادہ نقد بالآخرہ مدبرِ سہماں تکوین سہماں استاد و دانشگاہ تشریح است۔ و دلالتش بر طبق نبوت اوست اما بامر و املاہ حضرت رحمان و طیفہ سنگین خود را انجام میدہد۔

ملاحظہ فرمائیں۔ کتاب مستطاب نامہ آدمیت جلد دوم ص ۳۵/۳۶ مطبوعہ تبریز ایران

حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ صادر اول یا عقل کل ہے۔ خالق مطلق ہے آپ کے متعلق فرمایا لولادت لما خلقت الافلاک۔ اگر آپ نہ ہوتے تو میں اللہ کو خلق ہی نہ کرتا۔ یہ جملہ بہت آسان اور سادہ ہے۔ اس کی تاویل و تفسیر میں بہت کچھ کہا گیا ہے اور بہترین تفسیر و تشریح یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ

علت کائنات ہیں اس صورت میں حقیقت محمدیہ جہان ہستی کے لئے ”روح“ ہے اور جو ہر اعراض و کمین ہے۔ اور آپ مقصود خداوند و الجلال جملہ موجودات عالم اسی ذات شمعانی کے باعث ہیں۔ یہی وہ شجر طیبہ ہے جو اصل اصل اور زینت جلال ہے۔ جمع موجودات اسی شجر طیبہ کے پتے ٹہنیاں اور پھل ہیں۔

چونکہ مقصود خلقت آدم اور کائنات صرف حقیقت آدمیت ہے اور یہ اعضاء و جوارح طفیلی اور حقیقت محمدیہ کے تابع ہیں۔ اس عالم اصغر (کائنات) کی تدبیر بآذن اللہ تعالیٰ آنحضرت کے دست قدرت ہی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ بآذن اللہ تعالیٰ جہان تکوین کے مدبر اور دانش گاہ تشریح کے استاد ہیں۔ یعنی ولایت تکوینیہ و ولایت تشریعیہ دونوں کے مالک ہیں۔ آپ کی ولایت تکوینی آپ کی نبوت کے مطابق ہے۔ اور آپ خدائے رحمن کے امر و امداد سے اس ذلیفہ کو سرانجام دیتے ہیں۔
اللہ صلی علی محمد و آل محمد

نکات اعتقادیہ

حضرت مرجع اعظم امام احقاف ادام اللہ ظلہ العالی کے اس بیان حق بنیان سے مندرجہ ذیل نکات اعتقادیہ اور حقائق نورانیہ منکشف ہوتے ہیں۔
اولاً۔ حقیقت محمدیہ عقل کل اور صادر اول ہے۔ جس کے متعلق خالق نے فرمایا لولاک لما خلقت الا ملأک۔ اگر آپ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔

ثانیاً۔ (وفا) حقیقت نورانیہ محمدیہ جہان ہستی کے لئے روح اور جوہر الراضی تکوین ہے۔ جس طرح روح جسم میں تصرف رکھتی ہے اور اعضاء کی تدبیر کرتی ہے اسی طرح حقیقت نورانیہ محمدیہ جو کہ عالم امکان کی روح ہے وہ تمام کائنات کے لئے مدبر اور متصرف فی العوالم ہے۔

(ب) روح جسم انسانی میں کسی ایک مقام پر مقید نہیں۔ بلکہ تمام اعضاء میں موجود ہے تو جو جہاں ہستی کے لئے روح ہے یعنی حقیقت محمدیہ وہ بھی ایک جگہ محدود نہیں بلکہ عالم امکان کے ذرے ذرے پر موجود ہے اور حاضر و ناظر ہے۔
 (ج) جسم انسانی کی حرکات و سکنات روح کے تابع ہیں۔ پس عالم امکان کی ہر حرکت اور ہر سکون فرمانِ اہل بیت کے تابع ہے۔ بغیر روح کے نہ باقہ حرکت کر سکتا ہے نہ آنکھ دیکھ سکتی ہے۔ نہ زبان بول سکتی ہے اور نہ پاؤں حرکت کر سکتے ہیں۔ تو جو جہاں ہستی اور عالم امکان کی روح ہے اس کے اذن و امر کے بغیر نہ آفتاب منیار پاشی کرتا ہے نہ چاند طلوع ہوتا ہے۔ نہ ستاروں کے قفقے جگمگاتے ہیں نہ بارانِ رحمت نازل ہوتی ہے۔ نہ عزرائیل کسی کی روح قبض کر سکتا ہے اور نہ شکمِ مادر میں بچے کی تقویر کشتی کرنے والے فرشتے صورت بنا سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی لفظ رحم میں منعقد ہوتا ہے۔ جب تک روح کائنات مدبر ملکاتِ اہل بیت اطہار صلوات اللہ علیہم سکم نہیں دیتے اسی لئے زیارتِ جواد یہ میں وارد ہے۔

فَرَبِّهِمْ سَكَنَتِ السَّوَائِكُ وَ تَحَرَّكَتِ الْمُسْتَحَرَّكَاتُ

ملاحظہ فرمائیں۔ وادی اسلام ص ۳۲۶ مطبوعہ کرمان

اے اہل بیت علیہم السلام آپ کے حکم سے ساکن سکون میں ہیں اور متحرک حرکت کر رہے ہیں۔

مثلاً:- حقیقت محمدیہ ہی اصلِ عالم و مرکزِ انوار و روح الارواح اور نورِ الانوار ہے اور جملہ عوالم اسی سے فیضِ یاب ہو رہے ہیں۔ یہی وہ شجرہ طیبہ ہے جو عالم امکان میں سب سے پہلے لگا۔ یہی شجرہ طیبہ ہے جس کے پتے و ٹہنیاں اور پھل موجوداتِ عالم ہیں۔ یعنی حقیقت محمدیہ سببِ الاسباب اور علتِ العلل ہے۔ کائنات کی علتِ خفائی ہو یا علتِ مادی، علتِ صوری ہو یا علتِ فاعلی۔ یہ حقیقت واحد ہے جس کا ہر امر کیا مختلفہ سے ظہور ہو رہا ہے

توقیع مبارک

حضرت استاذی الاعظم شیخنا الاکرم رئیس العلماء المتکلمین استاذ الفقہاء
المجتہدین آیتہ العظمیٰ امام السید عبد الاعلیٰ الموسوی السبزواری دام ظلہ
العالی علی رئیس المؤمنین کی خدمت اقدس میں چند سوالات پر مشتمل ایک عرفیہ پیش
کیا جن میں سے ایک سوال یہ تھا۔

کیا اہل بیت صلوٰۃ اللہ علیہم مؤثر کائنات اور مدبر عوالم ہیں؟
امام سبزواری روحی مذاہنے جواب میں ارشاد فرمایا:-
علت غائیہ ایجاد عالم حضرت ختمی مرتبت میباشد و علت غائیہ
در وجود فعل مدخلیت دارد۔

ترجمہ توقیع۔

حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہم علت غائی ایجاد عالم ہیں۔ اور علت
غائی وجود فعل میں مدخلیت رکھتی ہے۔

بقول عارف ع۔

علت غائی آمد آن موجب فاعلی کہ شد صا و اول شدال موجود ثانوی کہ شد
نقص طایع دھر رامایہ کا ملی کہ شد صنعت وجود عقل رانستہ، بر دلی کہ شد
گوئی اگر دلی حق گویت آں دلی کہ شد
حضرت والی البولی باز ہاں علی علیؑ

حضرات اہلبیت علیہم السلام کے اصل عالم نور الاشباح وروح الارواح اور
مؤثر کائنات ہونا اور تمام کائنات کا علل اور عیب ہونا ہمارے علمائے امامیہ نے
اپنی تصانیف مبارکہ میں درج فرمایا ہے۔ اس وقت ہم قاطع الدہا بین آیتہ اللہ فی الارضین
امام سید روح اللہ الموسوی الخمینی دام ظلہ کا مبارک نظریہ درج کرنے کی سعادت
حاصل کرتے ہیں۔ (طوالت کے باعث تہجے پر اکتفا کرتے ہیں۔)

”ہم نے اور قطعہ سے ثابت کیا ہے کہ حضرات محمد و آل محمد سلام اللہ علیہم
اجمعین مبدء العالم وجود ہیں (یعنی مبدء موجودات ہیں) اور ہم ان نفوس مقدسہ کے
طیفی ہیں۔ خداوند عالم نے ان کو اس جہان کی خلقت سے صد ہزار دسربیشتر خلق
فرمایا۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ کی فرمودہ حدیث اس مضمون کے
متعلق وارد ہے۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ نے عرش و کرسی کو میرے نور سے
خلق فرمایا اور خدا کی قسم میرا نور عرش و کرسی سے افضل ہے۔ اور فرشتوں کو حضرت
امیر المومنین علی علیہ السلام کے نور سے خلق کیا۔ اور خدا کی قسم نور علی ملائکہ سے افضل
ہے۔ سات زمینوں اور سات آسمانوں کو نور فاطمہؑ سے خلق فرمایا اور حضرت
ذوالجلال کی قسم حضرت سیدہ فاطمہ زہراؑ صلوٰۃ اللہ علیہا کا نور ارض و سما سے افضل
ہے۔ شمس و قمر حضرت امام حسن کے نور سے پیدا فرمائے اور خدا کی قسم حضرت امام
حسن علیہ السلام کا نور آفتاب و مہتاب سے افضل ہے۔ بہشت و حوران جنت کو حضرت
امام حسین علیہ السلام کے نور سے خلق فرمایا اور خدا کی قسم حضرت امام حسین علیہ السلام کا نور
بہشت و حوران جنت سے افضل ہے۔

اس قسم کی بہت سی روایات موجود ہیں اور جن کے دلوں میں نور ولایت حقہ
کی روشنی ہے وہ اس بات کی طرف متوجہ ہیں کہ یہ ذوات مقدسہ مبدء موجودات
ہیں اور باقی کون مکان انہی کے ذریعہ وجود میں آئے ہیں، جیسا کہ ہمارے مولا امیر
علیہ السلام نے فرمایا۔

”مَنْ صَنَعَ اللَّهُ وَالْخَلْقَ بَعْدَ صَنَائِعِ لَنَا“

پس یہ نفوس نورانیہ محابط فیض الہی (فیوضات الہیہ کے نزول کا مرکز) معدن حکمت خداوندی اور قدرت پروردگار کے سرچشمہ اذیت ایزدی کے محل میں جیسا کہ حضرت کشف الحقائق امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک زیارت میں فرمایا جو کہ کافی شریف میں موجود ہے۔

”ارادة المترتبة في مقادير اموده تهبط اليكم ولقد ر
من بيو تكم“

اے آل محمد و آل محمد حق تعالیٰ کا ارادہ مقدرہ امور کے متعلق آپ پر نازل ہوتا ہے اور پھر آپ کے دولت سر سے صادر ہوتا ہے۔ پس یہ ذوات مقدسہ قبلہ آفاق اور باب اللہ علی الاطلاق ہیں اور ان کی طرف توجہ کرنا اللہ کی طرف توجہ کرتا ہے۔ چنانچہ زیارت میں وارد ہے۔

”من اراد الله بدء بكم ومن وحده قبل عنكم ومن
قصده توجبه بكم“

جو اللہ کا ارادہ کرے تو ابتداء آپ سے کرتا ہے اور جو اس کی توحید کا قائل ہو تو آپ کے سبب سے عقیدہ توحید قبول کرتا ہے۔ اور جو اس کا قصد کرے آپ کی طرف توجہ کرتا ہے۔

آپ نے فرمایا۔ نحن وجه الله الذي يتوجه به اليه الاولياء

ہم ہی وجہ اللہ ہیں جس کی طرف اس کے چاہنے والے توجہ کرتے ہیں۔

اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت میں وارد ہے

السلام على اسم الله الرحمن وجهه المضي

سلام ہو اللہ کے اسم رضی اور روشن رخ پر

پس یہ نفوس نورانیہ تمام عوالم کے قبلہ ہیں۔ اور ہر عالم میں ان عوالم کے مطابق یہ قبلہ گاہ

رہے۔ حتیٰ کہ اس عالم جسمانی میں، ہیکل بشری میں ظاہر ہوئے۔
 "تخلقکم اللہ اقواراً فجعلکم بعشیرۃ محمد قین حتیٰ
 من علینا حکم فجعلکم فی بیوت اذن اللہ ان
 ترفع ویدنکم فیہا اسمہ"

اللہ تعالیٰ نے آپ کو نور بنایا جو اس کے عرش کو گھیرنے والے تھے یہاں
 تک کہ آپ کے سبب احسان کیا اور آپ کو ان گھروں میں نازل فرمایا جن کی تعظیم
 کا اس نے حکم دیا اور ان گھروں میں اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ماخذ قرآنی۔ پروانِ کلمت جلد اول ص ۲۴۳/۲۴۴ مطبوعہ ایران

حضرت امام امت کے اس بصیرت افروز بیان حقیقت ترجمان سے علمائے حقہ
 کے مبارک نظریہ کی پوری پوری تائید و توثیق ہوتی ہے۔ نیز اقوار اہلبیت کی تجلیات
 عارضیہ کے دلوں کو منور کرتی ہیں۔ اور معتضربین کے سیاہ دلوں میں آگ لگاتی ہیں۔ اور مذہب
 ذیل اعتقادی نکات مرتب ہوتے ہیں۔

اولے۔۔ حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام مبداء موجودات ہیں۔
 دوم۔۔ تمام موجودات عالم انہی ذوات مقدسہ کے نور سے خلق ہوئی ہیں۔ لہذا
 یہ ذوات مقدسہ کائنات کی علت مادی بھی ہیں۔

سوم۔۔ چونکہ عرش و کرسی، حورو ملک، شمس و قمر، ارض و سماء اور پھر زمین
 (مٹی) سے پیدا ہونے والے سب ان کے نور سے خلق ہوئے ہیں۔ لہذا یہ ذوات
 مقدسہ مؤثر کائنات ہیں۔ اور منبر موجودات ہیں۔
 چہارم۔۔ فیوضات الہیہ کا مرکز، حکمت الہی کا خزانہ اور قدرت پروردگار
 کے سرچشمے اور مشیت ایزدی کا محل اہلبیت اطہار ہیں۔

خداوند عالم کا ارادہ ان پر نازل ہوتا ہے اور یہ اس کو نافذ کرتے ہیں۔
 پنجم۔۔ ان کی طرف توجہ کرنا اللہ کی طرف توجہ کرنا ہے۔ لہذا جو اللہ کو پکارنا

بچا ہے وہ اپنی کو بچا ہے۔ اور جو اس سے مانگتا چلا ہے اتنی سے مانگے یہی اس کے اسم و مثل (منظیر تھی)۔ لہذا یا علیؑ اور کئی کہنا یا صاحب الزماں اور کئی کہنا شرک نہیں۔ بلکہ عین توحید ہے۔ اور ان سے مدد طلب کرنا اور حاجت طلب کرنا عین توحید ہے۔ البتہ ان کو چھوڑ کر ان کا وسیلہ ترک کر کے خدا سے مانگنا کفر و الحاد ہے۔

ششم :- یہ ذوات قدسیہ وجہ اللہ ہیں اور یہ وہی رخ الہی ہے جس کی طرف اس کے اولیاء متوجہ ہوتے ہیں۔ نیز یہی وجہ اللہ ارض و سماء مشرق و مغرب ہر جگہ موجود ہے۔ چنانچہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

" قال ابو عبد اللہ یا داود نحن الصلوٰۃ فی کتاب اللہ
نحن الزکوة ونحن الصیام ونحن الحج ونحن الشهر الحرام و
نحن البلد الحرام ونحن کعبۃ اللہ ونحن قبلۃ اللہ ونحن
وجه اللہ قال تعالیٰ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ .

لاحظہ فرمائیں۔ تفسیر مرآۃ الانوار ص ۲۱۸/۲۱۹ مطبوعہ قم مقدسہ ایران

صحیفۃ الابرار جلد اول ص ۲۸۲ مطبوعہ کربلا

طو الح الانوار ص ۵۹ مطبوعہ تہران ایران

ثقفہ جلیل جناب داؤد بن کثیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت کشف الحقائق امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا :-

ہم صلوٰۃ ہیں خدا کی کتاب میں (نمانہ سے مراد ہم ہیں) ہم زکوة اور روزہ ہیں۔ ہم ہی حج اور قمر مہینہ اور مقدس شہر ہیں۔ ہم کعبۃ اللہ ہیں۔ ہم ہی وجہ اللہ ہیں جس کے متعلق خدا نے فرمایا فاینما تولوا فثم وجہ اللہ . سورۃ مبارکہ البقرہ آیت نمبر ۱۱۵
بدھ رخ کر دے پس وہیں وجہ اللہ ہے۔

یعنی اہلبیت علیہم السلام ہی وہ وجہ اللہ ہیں جو ہر جگہ موجود و حاضر و ناظر ہیں۔
یعنی :- حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کو خدا نے نور بنایا جو اس کے عرش کو

گھیرنے والے تھے۔ البتہ یہ مخلوقات کی ہدایت کے لئے مختلف عوالم میں جلوہ گر ہوئے۔ اس اجمال کی تفسیر یوں ہوتی ہے کہ عالم انوار میں لباس نورانی شکل نورانی میں ظاہر ہوئے عالم عقید میں لباس و شکل عقلانی عالم ارواح میں لباس روحانی عالم طبع میں لباس و صورت طبائی عالم مواد جسمیہ میں لباس و صورت، حیاتی عالم مثل میں لباس مثالی، عالم افلاک میں لباس خلکی، عالم ملکوت میں لباس و صورت ملکوتی اور عالم ناسوت میں لباس و صورت ناسوتی تھی کہ جب اس عالم میں ظہور فرمایا تو لباس بشری اور صورت بشری میں تشریف لائے۔ جیسے جیسے اُمت اور عالم تبدیل ہوئے انہوں نے لباس تبدیل فرمایا اور حتیٰ کہ ہماری ہدایت کے لئے لباس بشری میں ظاہر ہوئے۔ لیکن ان کی حقیقت اصلی نور ہے۔ جس نے عرش کو گھیرے میں لیا ہوا ہے۔

اللھم صلی علی محمد وال محمد

باب دوازدہم

معراج

”سُبْحَنَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ يَلْبَسُ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا الَّذِي سُبُكْنَا عَنْوَلَهُ الْفَرِيقَ مِنْ آيَاتِنَا
إِنَّهُ هُوَ السَّيِّعُ الْبَصِيرُ“

سورۃ مبارکہ نبی اسرائیل آیت بڑا

ترجمہ:- منترہ ہے وہ جو راتوں رات لے گیا اپنے عبد کو مسجد الحرام سے
مسجد اقصیٰ تک جس کے حوالی کو ہم نے مبارک کیا تا کہ ہم اس کو اپنی آیات میں
سے بعض دکھائیں۔ بے شک وہ سیح (سننے والا) اور بصیر (دیکھنے والا) ہے۔

وَالْعَجْمُ إِذَا هَوَىٰ لَا مَانِعٌ صَاحِبُكُمْ وَمَا عَوَىٰ ۖ وَمَا
يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۖ عَلَّمَهُ
شَدِيدٌ الْقُوَىٰ ۖ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ ۖ وَهُوَ بِالْأُفُقِ
الْأَعْلَىٰ ۖ ثُمَّ رَنَفَ فَاغْبُطِي ۖ ۚ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۖ
فَأَوْخَىٰ إِلَىٰ عَيْدِهِ مَا أَوْخَىٰ ۖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ ۖ
فَتَسَوَّدَتْ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ ۖ وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ ۖ
عِنْدَ سِوَةِ الْعَشَىٰ ۖ ۚ عِنْدَ هَاجِئَةِ الْمَلَوَىٰ ۖ ۚ (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹)
الْبَدْرُ رَأَىٰ مَا يَغْشَىٰ ۖ ۚ مَا زَكَاةً (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰)
أَوْ مِنْ أَثَرِ الرَّيَّةِ الْكَبْرِىٰ ۖ ۚ (۳۱)

سورۃ مبارکہ النجم آیت ۱۸ تا ۳۱

ترجمہ:- قسم ہے تم سے کہ جب وہ اترتا تھا رافیق نہ گمراہ ہوا نہ ہی بھٹکا ہے

اور وہ اپنی خواہش سے بولتا تک نہیں۔ وہ جو کہتا ہے وہ وحی ہے جو اس کی طرف بھیجی جاتی ہے۔ اس کو علمِ دلی ہے صاحبِ قوتِ شدیدہ نے پس صاحبِ طاقت ہے اور وہ ٹھہرا وہی افقِ اسطے پر پھر وہ اور قریب ہوا اور معلق ہوا اور فاصلہ رہ گیا دو کمانوں کا یا اس سے بھی کچھ کم پھر (خدا نے ذوالجلال نے) اپنے عبد کی طرف وحی فرمائی جو کچھ بھی وحی فرمائی اس (رسولؐ) نے جو کچھ بھی دیکھا دل نے اس کو نہیں جھٹلایا۔ کیا تم اس میں شک کرتے ہو جیسے وہ دیکھ چکا ہے۔ اور تحقیق اسے ایک اور مرتبہ بھی دیکھا سداۃً الٰہی کے قریب۔ جس کے پاس جنتِ مادی ہے جس نے ڈھانپ لیا۔ نہ تو (رسول اکرمؐ) کی نگاہ نے کجی کی اور نہ ہی وہ اسٹپٹ گئی (یعنی آنکھ نے درست دیکھا) تحقیق انہوں (رسول اکرمؐ) نے اپنے پروردگار کی نشانیوں میں سے آیتِ گہری کو دیکھا۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے اسی جسدِ مبارک اور اسی لباسِ غماز و نعین کے ساتھ جو کہ پہنے ہوئے تھے معراج فرمائی، اور عالمِ امکان کو خالقِ امکان کی دعوت اور اس کی قدرتِ وارادہ کے ساتھ طے فرمایا اور قرآن مجید کی آیاتِ شریفہ کے مطابق ایک ہی رات میں مکہ مکرمہ جسے مسجدِ اقصیٰ اور پھر دیاں سے آسمانوں اور فلکِ الافلاک تک تشریف لے گئے اور محدود الجہات سے عالمِ ملک بھی عبور فرما گئے، اور عالمِ ملکوت و جبروت بھی اپنے پیچھے چھوڑ گئے اور عالمِ لاموت اور قابِ قوسین اور اُذنی کی منازل میں جبریل و میکائیل یا اسرافیل کے واسطے کے بغیر حضرت رب الارباب سے تکلم فرمایا۔

عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَى ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَى وَهُوَ بِالْأُفُقِ

الاعلیٰ

شاید یہاں تک کہ ملائکہ اور حضرت وحی امین آپ کے ہم سفر تھے (چنانچہ بعض تفسیر کے مطابق شَدِيدُ الْقُوَى سے مراد جنابِ جبرائیل میں۔ لیکن صحیح تر تفسیر یہ ہے کہ شَدِيدُ الْقُوَى خداوندِ عالم ہے۔ جو کہ ذوالقوة المتین ہے) اور کس حال پر

کوئی مقام بھی ایسا نہیں رہا مگر یہ کہ اس کے فرائض پر قدم رکھا۔
 کیا کوئی فلسفی کوئی ریاضی دان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے اس مبارک سفر کی
 اس سرعت رفتار اور تیزی کا اندازہ لگا سکتا ہے؟ جو سفر معراج میں آپ نے طے
 فرمایا، کوئی تصور بھی کر سکتا ہے؟ یقیناً جواب نفی میں ہی ہوگا۔ کسی بھی فلسفی یا ماہر فلکیات
 یا ریاضی دان حتیٰ کہ کسی پیغمبر مرسل اور ملک مقرب کو بھی یہ طاقت حاصل نہیں اس
 مسئلہ کا حل اور حساب سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ (اللہ اعلم درمولہ واولیائہ)
 اللہ جانتا ہے اور اس کا رسول و اولیائے اطہار صلوٰۃ اللہ علیہم۔
 قارئین عزیز! تصور فرمائیں کہ اس فضا کو جس کو کوئی بھی (مخلوق) ہزاروں
 لاکھوں سالوں کی مدت میں بھی طے نہیں کر سکتی مگر اس نور اور وجود مقدس نے بہت
 مختصر وقت میں طے کیا بلکہ ہزاروں مرتبہ اس فضا کو طے فرمایا
 اس کی قابلیت دیکھو، استعداد و ملاحظہ کرو، سرعت رفتار کا مشاہدہ کرو، حضور
 کی عظمت کو پہچانو اور قدرت خداوندی کا اعتراف کرو۔ اس صورت میں بجائے بشر
 کہا اور مقام خیر البشر کہا۔

ہاں اس مقام کو ہم کجیم کو ہم سے اسی منزلی اعلیٰ سے اس کی طہیت طہیہ پیدا ہوئی تھی
 اور تمام مقامات کو حضور نے دیکھا پر کھا تھا۔ اور سوائے علی وفاطمہ اور ان کے
 گیارہ امام بیٹوں کے کوئی بھی اس طہیت میں حصہ نہیں رکھتا۔ یہ سب ذات قدسیہ
 نور خدا ہیں۔ اور اسی سے وصل فرماتے ہیں۔ نہ خدا کو دیکھا، نہ ذات حق سے ملا بلکہ اپنے
 درجہ میں پہنچے اور آیت کبریٰ کا مشاہدہ فرمایا۔ وہ جگہ کہ جہاں ملائکہ مقربین اور
 حاملان عرش سے کوئی عمل دخل نہیں اس خلوت گاہ جانا نہ (حکم کبریائی) میں
 اے رموز و اسرار ہیں جسے یا محبوب جانتا ہے یا محبوب یادہ جو من عندہ علم
 الکتاب کا مہدق ہے۔

ان سب مقامات کے بعد یہ روشن ہو گیا کہ حقیقت پیغمبر طہیت بشری

سے مافوق ہے۔ جس کے ساتھ قیاس ممکن نہیں۔ اور اگر کوئی یہ چاہے کہ ضروری قیاس کرنا ہے، تو پھر یہ کہنا چاہیے کہ مقام پیغمبر مقام آفتاب ہے و موشتر کائنات ہے اور ضرور بشر کا اعلیٰ ترین مقام ہے۔ اور مقام نور و اثر ہے۔ اور تجلیات الہی کا آئینہ ہے پس وہ ایسے وجود لاہوتی ہیں جو ارادہ خداوندی سے لباس بشری میں ملبوس ہو کر رشد و ہدایت کے لئے اس پہل میں جلوہ افروز ہوئے۔ جیسا کہ جبرائیل امین بھی کبھی لباس بشری پہن لیا کرتے تھے، اور وحی کلمی کی صورت میں ظاہر ہو کر تے تھے۔

وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبْنَاءُ عَلَيْهِ مَا يُبْسُونَ۔

پس جو کچھ آنحضرت اور تمام معصومین علیہم السلام کے معجزات و خوارق عادات کے متعلق احادیث و روایات میں وارد ہوا ہے وہ معراج کے مقابلہ میں کم ہے۔ اور مسئلہ معراج تمام معجز و خوارق عادات سے مافوق ہے۔ ان کے منکر و فاضل کے لئے اس رتبہ اعلیٰ کو تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ ایسا ہی کر سکتا ہے جو معراج کا منکر ہو۔ اور قرآن کریم کی (نَعُوذُ بِاللّٰهِ تَكْذِيبُ كَرْتَابِهِ) اور اگر کوئی معراج روحانی کا ہی قائل ہو تو اسے بھی چاہیے کہ اس مقام منبع رتبہ عظیم کے سامنے عاجزی اور انکساری سے سر جھکا دے۔ کیونکہ مقام اودنی میں کسی بھی روح کا کوئی عمل دخل نہیں۔

معراج جسمانی از ضروریات اسلام است و منکر آل مہنزلہ کافر است اگرچہ ادعائے اسلامیت نماید۔

معراج جسمانی ضروریات اسلام سے ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔

اگرچہ وہ اسلام کا دعویٰ رکھیں نہ ہو۔

واقعہ معراج جملہ عالم امکان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احاطہ علم اور تمام انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین پر برتری اور افضلیت کو ثابت کرتا ہے۔ ان انفوس

نور یہ کچھ عجب کا کیا کہنا! آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ حضرت ذوالجلال کے فرمانبردار بندے ہیں۔ اور قدرت خداوندی کا نمونہ اور قدرت نمائی خالق متعال ہیں۔ بنابرین حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا فرمان بجا ہے اور شک و تردید سے بالاتر ہے فرمایا آپ نے فذہونا عن المدویہ یہ دقتوں و فتنوں ما شئتم و لست تبدعو۔ یعنی ہمیں منزل تو حید سے نیچے رکھو۔ اور اس کے علاوہ ہمارے فضائل نور یہ میں جو بجا ہو کہہ سکتے ہو۔ تم ہمارے مقام کی انتہا تک نہیں پہنچ سکتے لہذا ہمارا ان انوار قدسیہ کے مقامات عالیہ کی نسبت سے ان کے متعلق کچھ کہنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔

حضرات معصومین صلوٰۃ اللہ اجمعین کے حق میں ہمارا سب سے بڑا قول یہ ہے کہ یہ ہستیاں عالم الغیب ہیں۔ اور ان کا علم حضوری و احاطی ہے اس مسئلہ میں معتقدین اور منکرین کے درمیان بہت زیادہ جدوجہد ہوئی ہے مسئلہ معراج اس بارے میں ایک مسکت جواب ہے۔

کیوں؟ اس لئے کہ صاحب معراج نے اپنی چشم ہائے مبارکہ سے عالم امکان کے تمام زاویوں کا ملاحظہ فرمایا ہے اور علم ارادی کے لئے کوئی موضوع نہیں چھوڑا اور اس پر ہرکت سفر میں کوئی مقام بھی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ کے لئے حالت عینبائی نہیں رہا۔ کہ ہم کہہ سکیں کہ آپ فلاں جہانستے ہیں اور فلاں نہیں جہانستے۔ اور مخلوقات ربوبی کی نگاہوں سے سب سے زیادہ غائب چیز تو جنت و دوزخ ہے مگر آپ نے ان کو بھی دیکھا ہے۔ اور ان کا کچھ احوال اور اس کی تعریف اپنے صحابہ سے بیان فرمائی ہے۔ حتیٰ کہ آپ نے بعض اشخاص کے دوزخی ہونے کی خبر بھی دی۔ سالانہ وہ الھی زندہ تھے۔

دور واقع برطی مکان طی زمان ہم فرمودہ است۔

حقیقت میں آپ زمان و مکان دونوں پر محیط ہیں۔ اور انھیں طے فرما چکے ہیں۔ ایسی

کون سی چیز رہی ہے جو آپ کی چشم مبارک سے اوجھل ہو۔ ہم ان ذوات مقدسہ کے مقامات نورانیہ کے بارے میں کیا کہہ سکتے ہیں۔ ولن تبلغوا در حقیقت ولن تبلغوا کالفظ کاشف حقیقت ہے۔ ہاں کوئی بھی ان کے مقامات معنویہ کی کہنہ گوئیں پاسکد کیا؟ ناموس معراج اور اس سفر کی سرعت رفتار اور حریم کبریائی کے حالات و واقعات اور ہزاروں السرار و رموز اور دیگر مافوق فہم و خیال کیا ہم ان سب کا اندازہ و تصور کر سکتے ہیں؟ جواب یقیناً منفی میں ہے۔

ہاں ہمیں صرف کہنا سچا ہے کہ یہ نفوس نورانیہ خدا نہیں اور نہ ہی خدا کے شریک ہیں بلکہ ارادہ و زندگی کے بغیر کوئی کام بھی نہیں کرتے۔ یہ ذوات مقدسہ خدا کے مقرب بارگاہ بندے ہیں۔ اور صفات ربوبیہ کے مظہر ہیں۔ اور امور تکوینیہ و امور تشریعیہ میں خالق کائنات کے سفیر اور ترجمان ہیں۔ اپنی طرف سے کوئی رائے و استقلال نہیں رکھتے۔

بن عباد مکرمون لا یسبقونہ بالقول وھم بامرہ یعملون۔

یہی صحیح عقیدہ اور منط وسط ہے۔ جو غلاظہ اور مقصرین سے دور ہے یہی فرمان معصوم ہے۔ و شیقتنا السنط الاوسط۔

منکرین کو چھوڑو وہ تو خود ہی اپنے عقیدہ میں سیران و پریشان و سرگرداں ہیں۔ حقیقتاً یہ کوتاہ نظر اشخاص عالم امکان کے سرداروں اور جہاں بستی کے شہر یاروں سے رنگ کرتے ہیں اور مقربان بارگاہ الہی کے بارے میں مہر و درگاہ عالم کی قدرت اور قدرت نمائی کا انکار کرتے ہیں۔

چھوڑو! ان کند ذہن اور تنگ ظرف مقصرین و منکرین کو جن کے دل سیاہ ہو چکے

لے مرحوم وفائی فرماتے ہیں۔

بہ ہر صفت کہ خواہش بود مقام یست اور

نظر بہ لامکان مت بہ بین مقام حیدر

ہیں۔ انہیں دوزخ کے مالک کو اپنی جان سپرد کرنے دو۔

”گزار تا بمانند در عین خود پرستی“

حضرات معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے مقامات معنویہ میں سے ہم تین مقام نہایت اچھا و اختصار سے پیش کرتے ہیں۔

اول :- مقام حقّی :- کہ فرشتگان و ماسومی اللہ درین مقام خدمت گزار و تحت طاعت آن خدگوان مستند۔

ملائکہ موکلین اور ماسوائے اللہ جو کچھ بھی ہے اس مقام پر ان ذوات مقدسہ کا خدمت گار و طاعت گزار ہے۔

یعنی جمیع مخلوقات ارضی و سماوی خواہ وہ ذوی احوال ہوں یا غیر جاندار ہوں یا بے جان۔ تمام مخلوقات حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کے فرمانبردار اور تابع حکم ہیں۔ ان ننوس نورانیہ کا علم اور ارادہ حق تعالیٰ کا ارادہ و علم ہے۔ اور ان کی قدرت قدرت پروردگار ہے۔ بیچ موجودی از دائرہ سلطنت کلئہ کبریٰ و ولایت عظمیٰ آنال بیرون نیست

موجودات عالم میں سے کوئی موجود بھی ان کی سلطنت کبریٰ اور ولایت عظمیٰ کے دائرہ سے باہر نہیں۔

یعنی تمام موجودات ارضی و سماوی ان ذوات مقدسہ کے زیرِ نگیں ہیں اور یہ سب پر احاطہ تامہ و تصرف کلی رکھتے ہیں۔

اس مقام میں انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقررین تک ان کے مراتب معنویہ کی عظمت سے بے خبر ہیں۔ چنانچہ یہ فرماتے ہیں۔

لناح اللہ حالات لا یحتملھا ملک مقرب ولا نبی مرسل ولا مؤمن امتحن اللہ قلبہ للایمان۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارے کچھ ایسے حالات ہیں جنہیں نہ کوئی فرشتہ مقرب

پرداشت کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی کسی نبی مرسل کو تاب ہے اور نہ ہی کسی مومن کو۔ اس مقام کے متعلق سلیبی فرماتے ہیں۔

شہنشی کہ نیست در بچانیاں مثال دی مثال انیدی بود بدون شک جلال دی
کمال او کمال حق کمال حق کمال دی نمیتوال نظر کنی الا تو بر جلال دی
ز چشم پر بنابر خود تو پاک کن غبار ہا۔

دوم :- مقام ملکی :- اس مقام میں ملائکہ کی مانند لطافت و سبک رفتاری سے آسمانوں میں پرواز کرتے ہیں۔ اور زمینی فاصلے طے فرماتے ہیں اور سموت و عطوس اجسام میں نفوذ کرتے ہیں۔ اور بند دروازوں اور آہنی حصاروں سے بغیر کسی ٹوٹ پھوٹ اور شکستگی سے گزر جاتے ہیں

سوم :- مقام بشری :- اس مقام میں بشر کی مانند کھاتے پیتے ہیں۔ شادی کرتے ہیں۔ آلام کھاتے ہیں۔ زہر اور زہیر ان کے بدن مبارک پہ اثر کرتا ہے اور آیتہ شریقہ قل انما انا بشر مثکم کے مطابق گروہ بشر اور انسانی معاشرہ کے زندگی بسر کرتے ہیں۔

حضرت صاحب ولایت کبریٰ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک خط میں یہ فرمایا ہے جو آپ نے امیر شام کو لکھا تھا۔

لولا ما نهى الله من تزكيتك المولى نفسه لذكرك فضا لك
جمعة لقرونها قلوب المؤمنين ولا تمجها اذان السامعين
فدع عنك من هانت به الرمية فانما صنایع ربنا والخلق
بعد صنایع لنا لم نمنعنا قد بیم عننا ولا عادی طولنا
ان خلطناكم بانفسنا فنكحنا وانكحنا ففعلنا لا كفاء
ولستقم هنالك۔

قارئین محترم اس چھوٹے سے جملے کا آپ بغور مطالعہ کریں۔ دیکھیں کہ امیر المؤمنین

علیہ السلام جیسی ہستی جو کہ مبالغہ و گزاف سے دور ہیں کسی طرح ہمارے عقیدہ کو روزِ رشتہ کی طرح آشکار کرتے ہیں۔ بے شک اہل بیت علیہم السلام اس مقامِ بشری میں مقامِ حق کے جامع ہیں اور مقامِ ملی کے بھی جامع ہیں آنحضرتؐ اور عالم امکان کے غیب کو اپنے محبوبِ پیغمبر کو دکھلایا ہے۔ اور اس کے رتبہ عین الیقین اور حق الیقین کو ثابت فرمایا۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے کتابِ عزیز میں ارشاد فرمایا ہے۔

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مَنْ يَشَاءُ
(آیت ۱۷۹ آل عمران)

یعنی اللہ تعالیٰ تم سب کو اپنے غیب پر مطلع نہیں کرتا۔ لیکن اپنے پیغمبروں میں سے جس کو ان کے لئے چاہے۔
نیز یہ بھی فرمایا۔

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُطْلِعُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ
(آیت ۷ سورۃ الحج)

یعنی حق تعالیٰ عالمِ الغیب ہے اور کسی کو اپنے غیب پر مطلع نہیں کرتا۔ مگر منتخب کردہ رسول کو۔

آنحضرتؐ محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم و آدل ہیں اور خداوند عالم نے خود اس قصہ معراج میں اس کی نشاندہی کی ہے۔ واقعہ معراج آئینہ و مرآت مقامِ نخستین ہے۔

اسرارِ معراج

اول: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کو معراج جسمِ اصلی کے ساتھ ہوئی اور لباسِ عامہ و تعلین کے ساتھ ہوئی۔ جو کہ آپؐ نے ریب تن کی ہوئی تھی۔

دوم: آپؐ پر منزلِ قلاب تو سین پر بغیر فرشتہ کے خدا نے وحی کر کے یہ مسئلہ حل کر دیا کہ یہ جبرائیل یا کسی واسطے کے محتاج نہیں بلکہ حضرت اسحٰب سے ان کا تعلق بلا فصل ہے

سوم :- آپ نے قاب قوسین اور ادنیٰ کی منزل میں بغیر واسطے جبرائیل یا میکائیل کے حضرت ذوالجلال سے تکلم فرمایا اور آپ پر وحی ہوئی۔

چہارم :- وہ لوگ جو اپنی ذوات مقدسہ کو محتاج فرشتہ کہتے ہیں، درحقیقت وہ حقیقت معراج سے نااہل ہیں۔ اس لئے کہ شب معراج ملائکہ کہیں پیچھے رہ گئے تھے حتیٰ کہ سید الملائکہ جناب جبرائیلؑ نے بھی کہہ دیا۔ لَوْ دُنُوتِ اَنْعَلَمَ لَا حَرَقَتْ کَیْ اَکْبَرِ مِیْنِ اَنْکَلِیْ بِرَبِّیْ اَمَّیْ رِبِّیْ عَلٰی تَوْبَلِیْ بَیْ اَنْکَلِیْ کَا۔

دُوْنُکَ مُقَاتَلُکُمْ یَطْنُکُمْ مَلٰئِکَةُ مُقَرَّبَاتٍ وَلَا نَبِیُّ مُرْسَلٌ
یا رسول اللہ! آگے وہ مقام ہے جس کو نہ کبھی کسی مرسل نے طے کیا اور نہ کسی ملک مقرب نے طے کیا۔

آپ اس منزل پر تھے جہاں نہ کسی نبی مرسل کا گزر ہوا اور نہ جہاں تک کسی فرشتہ مقرب کی رسائی ہوئی۔ حدیث معراج سے یہ اظہر من الشمس واضح و آشکارا ہوا کہ یہ ذوات مقدسہ فرشتے کی محتاج نہیں بلکہ بدون واسطہ ملک کے حضرت رب الارباب سے تکلم فرماتے ہیں۔ اودان پر دجی بھی نازل ہوتی ہے۔ اُوْر یَا وَحٰی اِلٰی عِبْدِیْ مَا اَوْحٰی مِیْنِ اِسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔

پنجم :- حضورؐ نے مقام قاب قوسین پر کیا دیکھا؛ ظاہر ہے کہ ذات احدیت کو نہ کوئی دیکھ سکتا ہے اور نہ وہ دکھائی دیتا ہے۔ اور آیت معراج میں خالق نے واضح الفاظ میں فرمادیا۔ لَنْ یَّبْصُرَہٗ مِنْ اَیْتِنَا۔ اور سورۃ نجم میں فرمایا وَلَقَدْ اٰیٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّکُمُ الْکُبْرٰی حضورؐ نے اللہ کو نہیں دیکھا بلکہ آیت کبریٰ کو دیکھا۔ آیت کبریٰ نہ ملک مقرب ہے نہ نبی مرسل۔ اس لئے کہ دیان تک انبیاء اور ملائکہ کی پہنچ ہی نہیں۔

آیت کبریٰ کون ہے؟ حضرت سرالہ فی العالمین امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

مَا اَللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ اِیَّہِ ہِیَ الْکُبْرٰی

خدا نے تعالیٰ کی کوئی آیت مجھ سے بڑھ کر نہیں۔

ملاحظہ فرمائیں۔ تفسیر الصافی جلد دوم ص ۲۵ مطبوعہ تہران ایران
یعنی حضرت علی علیہ السلام ہی وہ آیت کبریٰ ہیں جنہیں شب معراج قلاب قوسین
کی منزل پر حضور نے دیکھا۔

ششم۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا جب میں معراج پر گیا تو قرب الہی
کے اس مقام پر پہنچا جہاں دو مکان کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کچھ کم فکان قلاب قوسین
اودائی۔

قال يا محمد من تحب من الخلق؟ قلت يا رب علياً قال التفت
يا محمد فالتفت عن يميني فاذا علي بن ابي طالب۔

ملاحظہ فرمائیں :- البرہان جلد چہارم ص ۲۴۵ مطبوعہ قم مقدسہ ایران

صحیفۃ الابراہیم جلد اول مطبوعہ کویت

امالی شیخ طوسی جلد اول ص ۲۶۲ مطبوعہ قم مقدسہ ایران

طالع الانوار ص ۹۱ مطبوعہ تہران - ایران

بجاء الانوار جلد ششم ص ۵۱۷ مطبوعہ تہران ایران

تفسیر صافی جلد ۲ ص ۶۱۹ مطبوعہ تہران ایران

حق تعالیٰ نے فرمایا۔ اے محمد آپ کس سے محبت رکھتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں
میں نے کہا علی علیہ السلام سے۔ ارشاد باری ہوا ذرا مڑ کر تو دیکھیں۔ میں نے اپنے بائیں طرف مڑ
کر دیکھا تو علی ابن ابی طالب علیہ السلام میرے پاس موجود تھے۔

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام بائیں طرف کیوں کھڑے تھے؟

حضرت علی علیہ السلام نبص قرآنی نفس رسول ہیں، اور قلب مصطفیٰ ہیں اور متما نفس قلب

بائیں طرف ہوتا ہے۔ پس حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تکہ حق الیقین کی منزل پر فائز تھے اور اسی منزل حقیقی میں حضرت علی علیہ السلام جو کہ نفس رسول و قلب رسول ہیں آپ کی بائیں طرف موجود تھے۔

ہشتم :- حضرت عمار یا سر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں شب معراج آسمانوں پر گیا اور مقام قلاب تو سین پر پہنچا حق تعالیٰ نے مجھے وحی فرمائی کہ آپ کو کس سے محبت ہے، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تو ہی بہتر جانتا ہے، فرمایا کہ ذرا بلیٹ کر دیکھئے۔ فاذا لفتت ما ذا لعلی واقفت معی۔ جب میں نے مڑ کر دیکھا تو امیر المؤمنین علی علیہ السلام میرے ساتھ کھڑے تھے۔

بحار الانوار ص ۷۷۳ مطبوعہ تبریز ایران۔

ازالہ اشتباہ :- منکرین معراج جو کہ اسمز انبوت و ولایت کو نہیں سمجھتے اور چند وضعی روایات اور شیطانی تخیلات کی بدولت حضرات امناء الرحمن علیہم السلام کے فضائل نورانیہ باطنیہ و مقامات معنویہ کا انکار کرتے ہیں، واقعہ معراج کے متعلق اور منزل قلاب و تو سین پر وجود علی علیہ السلام کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہاں مولا علیؑ خود نہیں تھے بلکہ ان کی تصویر تھی یا مثل، ان کا یہ شبہ تین وجہ سے باطل ہے۔

اول :- حضرت عمار یا سر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث میں لفظ موجود ہے فاذا لعلی واقفت معی جس کے معنی ہیں کہ میرے ساتھ کھڑے ہیں۔ اور دعا و حدیث مخانیہ کو چاہتا ہے، لہذا جہاں حضور کھڑے تھے وہاں ساتھ ہی علی علیہ السلام کھڑے تھے۔

ثانی :- نیز اس روایت میں یہ بھی ہے۔

وقد خرقا حجب السموات و علی واقفت و افعة راسا

لیمع یقول فخرت لعلی واقفا

آپ کا علم حضوری واسطی ہے۔

دہم :- حضورؐ جو مکہ منزل عبودیت کے افق پر آفتاب کا مقام رکھتے ہیں اور تجلیات الہیہ کا آئینہ ہیں۔ اس لئے حقیقت محمدیہ نوع البشر سے مافوق ہے۔

یا زوہم :- حضورؐ صادر اول اور نور خدا ہیں جنہوں نے لباس بشری میں ملبوس ہو کر جہان ناسوت والوں کی ہدایت فرمائی ہے۔ آپ حقیقتاً نور اور ظاہراً و مجازاً بشر ہیں۔

دوازدہم :- حضورؐ کو معراج جسمانی ہوئی ہے اور اس کا اقرار ضروریات اسلام سے ہے۔ نیز معراج کا منکر کافر ہے۔ اگرچہ وہ اسلام کا دعویٰ کیوں نہ کرتا ہو۔

سینزدہم حضرت محمدؐ و آل محمدؑ علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ہم نہ خدا کہتے ہیں اور نہ ہی پروردگار عالم کا شریک بلکہ یہ ذوات مقدسہ مظہر صفات الہیہ ہیں۔ اور حق تعالیٰ کی طرف سے اس کے خلفاء اور قائم مقام ہیں۔

یہاں دہم :- تمام مخلوقات ان ذوات مقدسہ کی مطیع و تابع فرمان ہے اور ان کی سلطنت کبریٰ اور ولایت مطلقہ کے دائرے سے باہر کوئی چیز نہیں۔ جمیع موجودات ارضیہ و سماویہ ان کے زیر نگین ہیں اور یہ ان پر محیط اور کائنات پر مکمل تصرف رکھتے ہیں۔

ذالک فضل اللہ یوتی من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

اختتام خیر ختام

حضرات اہلبیت اطہار صلوٰۃ اللہ الملک الجبار کے فضائل نورانیہ
ظاہر یہ و باطنیہ اور مقامات معنویہ ہم نے رہبر ملت مرتجع اکبر سید الفقہاء
والجہتدین آیتہ اللہ المعظمی الامام المصلح الحاج میروزا حسن
الحائمی الاحقاقی ادام اللہ ظلہ العالی علیٰ روس المؤمنین کی
تصانیف مبارکہ سے پیش کئے ہیں۔ ہمیں زیر نظر رسالہ شریفہ و عجاوبہ
کی طوالت پیش نظر ہے ورنہ ع

سفینہ پیا پیئے بحر بیکار کے لئے
اور بحر مناقب اہلبیت علیہم السلام کی حدود و قیود کا احاطہ مخلوق کے
بس سے باہر ہے۔ بلکہ اس مقام پر تو ہم بلا خوف و موت لائق کہیں
گئے کہ انے نفوس نورب کے مقامات معنویہ اور منافیہ
نورانیہ کے بیان میں حصار اغلو بھی قاصر ہے۔ اور یہی تعلیم
اہلبیت ہے۔ آخر میں ہم حضرت ثامن الاولیاء امام علی رضا علیہ
التحیہ والثناء کا فرمان واجب الاذعان فریب قراطس کرنے کی سعادت
حاصل کرتے ہیں۔ صیحات لھیحات صلت العقول و قفاہت
الحدود و عمارت الالباب و مسرور العیون و تقاصر عزت
العظماء و تحیرت العلماء و تقاصرت العباد و محضرت الادیاء و
عبیت المبلغاء عن وصف شان من شاحہ او فضیلتہ من فضائلہ
فاقرت بالعبز ... جعلنا اللہ یا سادتی و موالی من خیام موالیکم
التابعین لہا و عودتم الیہ و جعلنی من یقتضی آثارکم و سلك

سبيلكم ويهتدي بهداهيكم ويحشر في زمراتكم ويحكي في
رجعتكم ويميلك في دولتكم ويشرف في عافيتكم ويمكن في
ايامكم وقرع عينه غداً ببروتكم آمين رب العالمين صلى
الله على محمد وآله الطاهرين ولعنة الله على اعدائهم وغانصبي
حقوقهم وناصبي شيعتهم ومنكرى فضائلهم من
البحر والارض من الاولين والآخرين الى يوم الدين وقد وقع
القراع من تسويد هذه الدوراق لمسودها السيد محمد باقر
بن السيد نذر حسين بن السيد نور شاه الموسوي المشطري عظام الله
عنهم عن جرائمه في يوم الميلا د صلى الله عليه وآله السابح
عشرون شهر ربيع الاول ١٤٠٦ هـ من الهجرة النبوية على
مهاجرها وآلها افضل الصلوة واخرها السلام خاتماً مصلياً
مستغفراً



مرجع عالیقدر آیتہ اللہ العظمیٰ الامام المصلح الحاج
المیرزا حسن الحائری الاحقاق مدظلہ العالی